صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 07 جولائی 2020ء بمطابق 15 ذی القعد 1441 ہجری دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلرَّحْمٰنُO عَلَّمَ الْقُرْاٰنَO خَلَقَ الْاِنْسَانَO عَلَّمَهُ الْبَيَانَO اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍO وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِO وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَO اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِO وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَO وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِO فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ وآخرُ الدَعوانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: صرف تین کوئسچنز ہیں، وہ کرکے، کوئسچنز آور ختم کرکے بیشک آپ وقت لے لیں، پہلے کوئسچنز کر لیں، تین کوئسچنز ہیں، نگہت بی بی، Only three Questions، کوئسچنز کے بعد آپ وقت لے لیں، کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر 6187 جناب صلاح الدین صاحب۔

* 6187 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Irrigation state that:

(A) Currently, 02 schemes are being carried out by Irrigation Department in UC Masho Gager, Pk 71;

(i) Causeway near Zangali.

(ii) Bridge near Abdul Raziq Haji Korona.

Who Proposed these 02 schemes;

(B) Why the Department ignored me as the elected MPA and no intimation or information shared with me?

Mr. Liaqat Khan (Minister for Irrigation): (a) Yes, it is correct that the following 02 No,s works are being executed in UC Masho Gager.

(i) Construction of causeway at RD: 101+000 on Warsak lift Canal (Estd: cost Rs. 3.20 M).

(ii) Construction of bridge on Jany Khwar near village Mera Masho Gager area, District Peshawar (Ested: cost Rs. 13.85M).

(b) As per Government Policy and subsequent orders of honorable High Court, the developmental schemes are finalized, keeping in view their importance, viability, priority need and overall benefits of the general public.

For the clarification of honourable Member Provincial Assembly, it is stated that these works were part of the approved portfolio, therefore, the staff of Irrigation Department has not informed the respected Member Provincial Assembly.

Mr.Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir! I am quite happy with the response given, so, I would just leave for the moment, I am quite happy with the response.خوشی ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 6196، جناب میر کلام خان۔

* 6196 _ <u>جناب میر کلام خان:</u> کیاوزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ حکومت شمالی وزیرستان میں معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے کیااقدامات اٹھار ہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ (وزیر سماجی بہبود) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> حالیہ دہشت گردی کی وجہ سے شمالی وزیرستان میں معذور افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جس کے لئے محکمہ سماجی بہبود نے اب تک شمالی وزیرستان میں 750 معذور افراد کو رجسٹرڈ کیا ہے اور سرٹیفیکیٹس جاری کئے ہیں، 823افراد میں ویل چیئرز، سیونگ مشین، ٹرائی سائیکل، مالی امداد اور لیپ ٹاپ بھی تقسیم کی ہیں۔ 2019-20 کی اے ڈی پی فنڈ سے معذور اور حقدار خواتین میں 2469 ویل چیئر اور بیساکھیاں وغیرہ تقسیم کی جائیں گی۔ AIP کے فنڈ سے ہر ایک سب ڈویژن میں خواتین سہولت سنٹرز قائم کئے جائیں گے جس میں علاقے کی خواتین کے مسائل کے بارے میں آگاہی دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ضرورت مند خواتین کو سلائی کڑھائی اور بیوٹیشن کورسز کرائے جائیں گے اور ماہانہ وظائف بھی دیئے جائیں گے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا تو بڑی ڈیٹیل سے جواب دیا ہے لیکن یہ جو باتیں یہاں پر لکھی گئی ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں تو میرے حلقے میں مجھے آج تک یہ چیزیں نظر نہیں آئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر اس کوسچن کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تو اس میں بحث بھی ہو گی اور اس کا اندازہ بھی ہو گا کہ یہ چیزیں ہو گئی ہیں کہ نہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر اریگیشن کا ہے یا ایگری کلچر کا ہے؟ جی وزیر آبپاشی۔

<u>جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی):</u> جناب سپیکر صاحب! کوسچن اریگیشن کا ہے یا ایگری کلچر کا؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ سماجی بہبود کا ہے، آپ کا کونسا کوسچن تھا، یہ 6196۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> سماجی بہبود کا ہے، سوشل ویلفیئر کا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Who will respond Question No. 6196? Lodi Sahib!

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> جی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوسچن نمبر 6196 سوشل ویلفیئر سے Related ہے، یہ کہتے ہیں کہ اس کوسچن کو ریفر کریں، To the committee، میر کلام صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ جواب سے Satisfied نہیں ہیں۔

<u>وزیر خوراک:</u> جناب سپیکر! کیوں اس کی ضرورت پڑی ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! Respond کر رہے ہیں، لودھی صاحب! آپ کرتے یا وہ کرتے ہیں۔
جی لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں ریکویسٹ یہی کرونگا کہ جو موؤر ہے، یہ موؤر کا رائٹ ہے کہ وہ کوئی بتائے، کوئی کہے کہ وہ مطمئن ہے یا مطمئن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: موؤر یہ کہہ رہے ہیں کہ میں مطمئن نہیں ہوں اور اس کو کمیٹی کے حوالہ کریں۔

وزیر قانون: سر! اگر کوئی Reason ہو، میں جواب تب دے سکوں گا، یہاں پر تو جواب آگیا ہے، Written میں آگیا ہے، ان کا پورا جواب جو انہوں نے مانگا ہوا ہے وہ کر دیا ہے، اب اگر وہ Kindly بتا دیں کہ سپلیمنٹری میں کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں یا مثلاً کس چیز پہ وہ غیر مطمئن ہیں؟

جناب سپیکر: جی میر کلام خان!

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر! یہاں پر بالکل فگر بتایا گیا ہے کہ شمالی وزیرستان میں 750 معذور افراد کو رجسٹرڈ کر چکے ہیں، 823 افراد نے ویل چیئر اور اے ڈی پی میں معذور افراد کے لئے، حقدار خواتین کے لئے 2469 ویل چیئر اور لیپ ٹاپ وغیرہ تقسیم کی ہیں تو اگر اس کی ڈیٹیل دی جائے کہ کس کو دیئے گئے ہیں اور کس نے دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے کوئسچن میں یہ تھا کہ ان چیزوں کی ڈیٹیلز دیں؟

جناب میر کلام خان: ہاں سر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر!

وزیر قانون: جو آنریبل ممبر کہہ رہے ہیں، انہوں نے کوئسچن میں پوچھا ہے کہ حکومت شمالی وزیرستان میں معذور افراد کی فلاح و بہبود کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ تو سر، ہم نے تفصیل دے دی ہے، اگر وہ ابھی Individually ایک ایک بندے کی تفصیل مانگنا چاہتے ہیں تو We will definitely provide to him، اس میں کوئی سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے وہ ڈیٹیلز لے کر میں آنریبل ممبر کو دے دونگا اور پھر وہ دیکھ لیں، اگر کسی کے اوپر ان کا اعتراض ہے یا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ انفارمیشن پھر ٹھیک نہیں ہے تو پھر فلور کے اوپر بتائیں۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب!

Mr. Speaker: Thank you, okay.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 6199، جناب میر کلام خان، ماشاءاللہ آج کل بڑے Active ہو گئے ہیں۔

* 6199 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ حکومت شمالی وزیرستان میں مقامی سبزیوں اور میوہ جات کی فروغ کے لئے کسی قسم کے اقدامات اٹھارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ (وزیر زراعت): حکومت نئے ضم شدہ اضلاع میں زراعت کی ترقی کے لئے بھرپور اقدامات اٹھارہی ہے، ٹرائبل اضلاع میں Tribal Decade strategy کے تحت کئی منصوبوں پر عمل درآمد شروع کیا گیا ہے تاکہ مقامی آبادی خصوصاً کسانوں کی خاطر خواہ مدد کی جاسکے، نیز دیگر ضم شدہ اضلاع کی طرح شمالی وزیرستان میں زراعت کی ترقی اور کسانوں کی بہبود کے لئے برائے سال 2019-20 مندرجہ ذیل ترقیاتی اہداف پر کام جاری ہے، جن میں بعض اہداف مکمل کئے جاچکے ہیں:

سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی نمبر 20

کھجور کی ترقی دادہ اقسام کے باغات	21ایکڑ
زیتون کے باغات	15ایکڑ
پھل دار پودوں کی تقسیم	19332نمبر
اعلیٰ کوالٹی کے سبزیات کی تقسیم	302ایکڑ
خالص کے عمودی کاشتکاری کے ذریعے سبزیوں کی پیداوار	15ایکڑ
آلو کی نئی ترقی دادہ اقسام کی کاشت	15ایکڑ

سالانہ ترقیاتی پروگرام آل فاٹا ترقیاتی سکیم 17

اعلیٰ قسم کی گندم کی تقسیم	200ایکڑ
اعلیٰ قسم کی مکئی کی تقسیم	150ایکڑ
اعلیٰ اقسام کی سبزیات کی تقسیم	120ایکڑ

سالانہ ترقیاتی پروگرام اے آئی پی سکیم

اعلیٰ اقسام کے پھل دار پودوں کے باغات لگانا	375ایکڑ
اعلیٰ اقسام کی سبزیات کے تخموں کی تقسیم	520ایکڑ
خالص عمودی کاشتکاری کے ذریعے سبزیوں کی پیداوار	26ایکڑ

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میرا سوال یہ ہے، ایگری کلچر کے حوالے سے حکومت شمالی وزیرستان میں مقامی سبزیوں اور میوہ جات کی فروخت کے لئے کس قسم کے اقدامات اٹھارہی

ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! یہاں پر بڑی ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے، میں تو کوئسچن کے جواب سے مطمئن ہوں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سپلیمنٹری سر،

<u>جناب سپیکر</u>: جی کنڈی صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، محب اللہ ماشاءاللہ ریگولر آتے رہتے ہیں، یہ ان وزیروں میں سے ہیں جو یہاں پر کم از کم حاضری دیتے ہیں، میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو ہمارے ڈی آئی خان میں ایک پراجیکٹ ہے، یو ایس ایڈ کی گرانٹ ہے، اس کی Utilization جو پیسوں کی ہے وہ Delay ہو رہی ہے ہر بار، صرف اگر یہ اتنا کر لیں، ان کو میری ایک ریکویسٹ ہے، یہ پی ڈی کو بلا کر اپنے آفس میں تھوڑا سا اس کے اوپر Stress دیں، پیسے بھی موجود ہیں، کنٹریکٹ کی Bid بھی ہو چکی ہے لیکن کام اس کے اوپر بہت زیادہ Slow ہے، شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji Mohibullah Wazir Sahib, honourable Minster for Agriculture.

<u>جناب محب اللہ (وزیر زراعت)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں میر کلام خان کا بہت مشکور ہوں کہ وہ ایگری کلچر ڈیپارٹمنٹ کے کام سے مطمئن ہیں، ان شاءاللہ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ایگری کلچر ڈیپارٹمنٹ آپ کے Merged areas میں بہت کام کرے گا۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ بہت جلد میں جتنے بھی Merged areas کے ایم پی ایز ہیں، ان کو میں بیٹھا کر ایک بریفنگ ان شاءاللہ دوں گا جو اے ڈی پی اور ای ایس ڈی پی میں، اے ڈی پی میں ان کے لئے پروگرام ہے، ان شاءاللہ ہم ان سب کو بلائینگے، اس پر تفصیلی بریفنگ دیں گے، میں ان کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔ محترم بھائی جناب احمد کنڈی صاحب نے جو کوئسچن کیا ہے کہ ادھر ایک پروگرام ہے جو گومل زام ڈیم کے نام پر میرے خیال میں یہ پروگرام ان کو پتہ ہے کہ اس کے تین Components ہیں، ایک یہ ہے کہ اس میں واپڈا شامل ہے جو اس نے ڈیم بنایا ہے، دوسرا اس میں ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ Involve ہے، اس کی جو دو کینال ہیں وہ ڈی آئی خان اور ٹانک کے لئے لائے ہیں، اس میں ون کینال ہے اور دوسری مین کینال ہے، میرے خیال میں جب میں ایگری کلچر کا منسٹر بنا، میں نے ادھر فرسٹ وزٹ کیا، میں نے دیکھا کہ یہ ڈیم 2007 سے تقریباً بنا ہے، پھر یہ جو دو کینال ہیں، اس کا بھی میں نے وزٹ کیا، ساتھ ہی میں نے گومل زام کا بھی وزٹ کیا، ہماری Jurisdiction وہاں پر شروع ہوتی ہے، کینال کے نیچے جو کمانڈ ایریا آتا ہے وہ پھر

ہمارے ایگر یکلچر ڈیپارٹمنٹ کی Jurisdiction میں آتی ہے۔ جب میں نے ادھر بریفنگ لی، میں نے وہ بھی دیکھا، ساری جو دو کینال تھیں وہ بھی میں نے دیکھیں، اس میں ایک کینال جو ہے وہ Successful تھی، کامیاب تھی، مین کینال جو تھی وہ ٹھیک تھی، دوسری جو کینال تھی وہ Damage ہو گئی تھی۔ اس میں مختلف کنٹریکٹرز تھے، ایک کنٹریکٹر کمپنی اور اس میں کنڈی برادران کے نام سے تھی، جب میں ادھر سے واپس آ گیا، یہ بھی میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہماری Jurisdiction میں ایگریکلچر ڈیپاٹمنٹ کے جو کام تھے اس میں ہم نے اس کے کمانڈ ایریا پر 393 واٹر کورسز بنانے تھے، وہی 393 واٹر کورسز کے نیچے جو زمین آتی تھی وہ تقریباً دو لاکھ ایکٹرز مین ہے، ان شاء اللہ اگر وہ ہم ایگریکلچر میں ڈالیں گے تو وہ بہت بڑی اس ریجن کے لئے، ڈی آئی خان کے لئے، ٹانک کے لئے بہت کامیابی کی ایک نوید ہے لیکن جب میں گیا، اس کی ایک کینال جو ہے وہ بالکل ٹوٹی پھوٹی ہوئی تھی، وہ چالو نہیں تھی، دوسرا واٹر کورسز ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے تقریباً ساٹھ واٹر کورسز بنے تھے، اس کا ایک بہت بڑا سفر ابھی باقی تھا، میں نے ان کو بھی سنا، ان کے ادھر جو ایم پی ایز/ایم این ایز تھے، وہ بھی سنے، جب میں واپس آ گیا تو میں سی ایم صاحب کے ساتھ ملا، میں فیصل واوڈا صاحب کے ساتھ ادھر مرکز میں ملا، ان کو بھی میں نے Involve کیا، ساتھ ہی میں نے سی ایم صاحب کو بھی Involve کیا، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر بیٹھے ہیں، ان کو بھی Involve کیا، وہیں کینال پر بھی کام شروع ہو گیا، ساتھ ہی ہم نے جو کمانڈ ایریا تھا اس پر بھی کام شروع کیا، میں اس فلور پر اپنے معزز ممبر کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ جو کام تقریباً پانچ سال میں ایک گورنمنٹ نے یا کسی ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کیا تھا، ابھی ایک سال چھ مہینے میں ہم نے واٹر کورسز 125 تک پہنچا دیئے ہیں، ہم نے 125 واٹر کورسز بنا لئے ہیں، ان شاء اللہ اس سال کے End پر ہم دو سو واٹر کورسز پورے کریں گے، امید ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ جو کینال جاتی ہے، ون کینال جو ہے وہ بھی ٹھیک کریں گے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میرا Aim ہے، اس میں مجھے مشکلات بھی بہت بڑی آئی ہیں کیونکہ میں نے ادھر جو پی ڈی ہے، میں جب واپس آ گیا، میں نے پی ڈی کو نکال دیا، اس پر ایک اور پی ڈی مقرر کیا، اس پی ڈی کو ادھر سے بہت وارننگ دی گئی کہ آپ ادھر نہیں آئینگے، ادھر یہ کام نہیں کریں گے، یہ کام ہم خود کریں گے، پھر میں نے دوسرا پی ڈی ادھر بھیجا، اس کو بھی Threat کیا گیا، پھر میں نے اس کو کہا کہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں اور یہ کام آپ نے کرنے ہیں، ان شاء اللہ یہ جو دو لاکھ ایکٹرز مین ہے، اس کے جو کمانڈ ایریا میں آتا ہے، ان شاء اللہ یہ ہم سسٹم میں ڈالیں گے، میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ جو کام ہم نے دو سال

میں کیا ہے، کسی نے وہ ساٹھ سال میں نہیں کیا ہے، وہ دو لاکھ ایکڑ زمین جو ہے نا، ہم ان شاء اللہ وہ Irrigated کریں گے، سسٹم میں ڈالیں گے، ان شاء اللہ، وہ 393 واٹر کورسز جو ہیں وہ 2023 تک ہم مکمل کریں گے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Leave Applications: Mr. Zahir Shah Toru Sahib, from 6 to 10th July; Janab Ajmal Khan Sahib, for today; Janab Faisal Amin Gandapur Sahib, for today; Mohtarma Nadia Sher Sahiba, MPA, for today; Mohtarma Anita Mahsood Sahiba, MPA, for today; Muhammad Shafiq Afridi Sahib MPA, for today; Janab Tufail Anjum Sahib, MPA, for today; Janab Mehmood Ahmad Bitini Sahib, for today; Mufti Obaid-ur-Rehman Sahib, MPA, for today; Janab Ibrahim Khattak Sahib, for today; Janab Jamsheid Khan Mohmand Sahib, MPA, for today; Mohtarma Maria Fatima Sahiba, MPA, for today; Janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, for today; Mohtarma Madiha Sahiba, MPA, for today; Janab Asif Khan Sahib, MPA, for today; Janab Hisham Inamullah, Minister Social Welfare, for two days, 7th and 8th July; Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, Nighat Orakzai Sahiba!

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! چونکہ مائیک سے صحیح آواز، ایک تو ساؤنڈ سسٹم خراب ہے، آواز ٹھیک ریکارڈ نہیں ہوتی، جناب سپیکر صاحب! میں ایک بہت اہم نکتے پر آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں، بات اس سے شروع کروں گی کہ برق گرتی ہے تو بیچارے خیبر پختونخوا والوں پر، جناب سپیکر صاحب! سب سے Important بات تو یہ ہے کہ یہاں پر بجٹ کے بعد جب سپیچز ختم ہو جاتی ہیں، جب بجٹ پاس ہو جاتا ہے تو یہ ایک روٹین کی بات ہوتی ہے کہ تمام سٹاف کے لئے سیلری جو ہے وہ اضافہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آپ پہلے میری پوری بات سن لیں تو پھر اس کے بعد آرہی ہوں، سٹاف کے لئے جو آپ کی اسمبلی کا سٹاف ہے، ان کے لئے اور جو لوگ کام کر رہے ہوتے ہیں ان کے لئے تین یا دو اضافی تنخواہوں کا وہ کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ہوا۔ پھر میں یہ بات یہاں پر آپ کے نالج میں اور آپ کی وساطت سے کرنا چاہتی ہوں کہ خیبر پختونخوا کے تمام جتنے بھی سرکاری ریسٹ ہاؤسز ہیں، Even یہ کہ سندھ کے ریسٹ ہاؤسز کھلے ہوئے ہیں، Even بلوچستان کے کھلے ہوئے ہیں، Even پنجاب کے کھلے ہوئے ہیں لیکن جو بھی چیز نظر آتی ہے، اس میں کسی کا نام نہیں لوں گی کیونکہ میں Abuse language کی طرف یا کسی غلط لفظ کی طرف نہیں جانا چاہتی ہوں لیکن جو بھی چیز بیچنے پر آتی ہے تو وہ سب سے پہلے حکمرانوں کی نظریں خیبر پختونخوا پر پڑتی ہیں۔ یہاں پر کونسی چیز ہے جس کو ہم بیچیں اور پھر اس کو اڑا دیں؟ اب ہمارے یہ ایم پی ایز ہیں 144، ان کے لئے جو ہمارا پختونخوا ہاؤس ہے وہ بند ہوا ہے، سر، یہ تمام لوگ کسی نہ کسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں، کسی نے اگر اپنے لیڈر کے ساتھ میٹنگ کے لئے جانا ہے تو وہ کہاں پر رہے گا، اگر وہ کسی کام کے وجہ سے جائے گا تو وہ کہاں پر رہے گا؟ اگر وہ اپنے کسی پرسنل کام کے لئے جائے گا، تین دن پہلے جو تھے وہ فری ہوتے تھے جس میں اپنے لیڈر سے یا اپنی سیاسی مصروفیات جو ہوتی تھیں وہ ہم لوگ اسلام آباد میں کرتے تھے، یعنی پنجاب نے نہیں کیا، بلوچستان نے نہیں کیا، سندھ نے نہیں کیا لیکن خیبر پختونخوا ہمارا جو ہے، یہاں پر نتھیا گلی میں آپ سے وہ چھین لیا گیا، حق چھین لیا گیا۔ یہاں پر جو مری میں دوسری جگہوں پر جو چیزیں ہیں وہ بھی ہمارے ایم پی ایز کا حق تھا وہ سارا چھین لیا گیا ہے، اس کو لیز پر دے دیا۔ آپ مجھے بتائیں میری One lac fifty thousand تنخواہ ہے، اس میں مجھے بتائیں کہ میں اگر اپنے بچوں کے ساتھ اگر کسی میٹنگ کے لئے جاتی ہوں، میں مری میں، Sorry، نتھیا گلی میں یا ایبٹ آباد میں یا کسی اور جگہ پر جاتی ہوں، مجھ سے 13 ہزار روپیہ ایک نائٹ کا لیا جاتا ہے، جناب سپیکر صاحب! لوگوں کے پاس تو بہت زیادہ پیسے ہوں گے، ساتھ ساتھ انہوں نے کمائی کر لی ہے لیکن ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور اگر یہ خیبر پختونخوا ہاؤس انہوں نے لیز پر دیا تو ہم وہاں پر جا کے دھرنا دیں گے۔ شگفتہ ملک اس پر بات کرنا چاہتی ہیں، جناب سپیکر! ہم لوگوں نے آپ سے بات کی تھی، شگفتہ ملک کو ٹائم دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جب باقی ہاؤسز کھلے ہیں تو کے پی ہاؤس بھی کھلنا چاہیئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آپ شگفتہ ملک صاحبہ کو ذرا ٹائم دیں نا، وہ بھی اسی موضوع پر بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ صرف ممبران کے لئے جو پریویلجز ایکٹ ہے، میں اس حوالے سے بات کروں گی، اس میں آپ دیکھیں کہ Free of charge accommodation in every circuit house, rest house and any other accommodation maintained by government or any local council authority, under the control of government for three days. سر، میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ایک تو یہاں پر پختونخوا ہاؤس کی Already بات ہوئی، بلوچستان ہاؤس کھلا ہے، پنجاب ہاؤس کھلا ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ خیبر پختونخوا والے جو ہیں یا ان کی کوئی Political activities نہیں ہیں؟ اور دوسری بات جو ریسٹ ہاؤس کی ہوئی، نتھیا گلی میں، ایبٹ آباد میں ممبران کے پریویلجز جو ہیں، وہ صرف خیبر پختونخوا کے لوگوں سے کیوں لئے جارہے ہیں، یہاں کے جو ممبران ہیں، کیا پنجاب کے وہ ممبران نہیں ہیں، کیا سندھ میں نہیں ہیں؟ صرف خیبر پختونخوا کے حوالے سے میں نے دیکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے ایک کمرے کے بارہ ہزار روپے دینے ہیں ایک ممبر نے، اب میں اس ایکٹ کا حوالہ اس لئے دے رہی ہوں کہ یہ تو پریویلجز ہیں، ممبران کے پریویلجز کو آپ کیسے بائی پاس کر سکتے ہیں؟ میں اس کی بہت زیادہ مذمت کرتی ہوں، یہ ممبران کی توہین ہے، یہ اس پارلیمان کی توہین ہے، یہ آپ کے جو حکومتی لوگ ہیں جناب سپیکر، میں آپ کے حوالے سے بات کروں گی، مجھے یہ آج تک پتہ نہیں تھا، مجھے آج یہ پتہ چلا کہ جناب سپیکر صاحب کا جو ہاؤس ہے، یہ میں پہلی دفعہ سن رہی ہوں کہ وہ بھی انہوں نے لے لیا ہے، اس میں تو میں نے حکومت کے بہت اہم عہدوں پر جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں وہ تو ڈیلی جاتے ہیں، کیا یہ Saving صرف خیبر پختونخوا کے ممبران سے کرنی ہے، کیا پنجاب میں نہیں ہے، کیا پی ایم ہاؤس میں نہیں ہے؟ سر! اس پر آپ کی رولنگ مجھے چاہیئے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Who will respond? Law Minister Sahib.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! یہ دو تین ایشوز Raise ہوئے ہیں، آپ سے ریکویسٹ یہ ہے کہ فنانس منسٹر صاحب یہ تنخواہوں اور اس والے Aspect پر وہ Respond کر دیں، میں باقی یہ ریسٹ ہاؤسز والا بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ریسٹ ہاؤس والا کر لیں پھر وہ بعد میں کر لیں گے، آپ باقی پورشن کر لیں، لاء منسٹر صاحب! پھر منسٹر فنانس کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، جو دو باتیں ہوئی ہیں، ایک کے پی ہاؤس وہ کہہ رہی ہیں آنریبل ممبر کہ وہ کیوں بند ہے؟ ابھی تک چونکہ اس وقت حالات ایسے تھے، اس طرح کی زیادہ تر Activities بھی ختم ہو گئی تھیں اور SOPs کے تحت اس کو بند کر دیا گیا تھا، احتیاط کی بات تھی، اس میں حکومت کو کوئی فائدہ یا نقصان بہت ہے، فائدہ کوئی ہے نہیں کہ ممبرز کے لئے وہ بند ہو جائے، میرے خیال میں اچھی بات ہے، اس ہاؤس میں ان ایشوز کو Raise ہونا چاہیئے، میرے خیال میں It is now time کہ ہمارے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے میں کہوں گا کہ وہ اس کے اوپر ابھی دیکھے کیونکہ حالات بدل گئے ہیں، ابھی ابھی مومنٹ بھی شروع ہو گئی ہے، ممبرز اسلام آباد جانا بھی شروع ہو گئے ہیں، اس کے اوپر وہ کام کریں، اس کے کھلوانے کے اوپر دیکھ لیں کہ اگر کوئی پرابلم نہیں ہے تو میرے خیال میں اس کو کھلوا لیں، اگر اور ہاؤسز کھلے ہیں تو اس کو بھی، کے پی ہاؤس کو بھی اوپن ہونا چاہیئے۔ سر! دوسری انہوں نے بات کی ہے کہ ہمارے ریسٹ ہاؤسز کے بارے میں یہ ایک پالیسی ہے گورنمنٹ کی، میں بالکل ان سے اتفاق کرتا ہوں، پریویلجز ایکٹ موجود ہے، اس کے اندر مجھے پتہ ہے، میں پچھلے پانچ سال بھی یہ پریویلجز ایکٹ روزانہ پڑھتا تھا کیونکہ میں اپوزیشن میں ہوتا تھا، میں اپنے لئے کچھ دیکھتا تھا کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ اس میں یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہے، یہ پچھلے Tenure میں پی ٹی آئی گورنمنٹ کی ایک پالیسی آئی، ان چیزوں کو ختم کرنا کہ جو Colonial انگریزوں کے وقت سے یہاں پر جب وہ حکمرانی کرتے تھے تو اس وقت سے ریسٹ ہاؤسز بنتے تھے، ہمیں بھی پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے، سر! اگر مثلاً نتھیا گلی میں ریسٹ ہاؤسز ہیں یا کسی اور Hill station کے اوپر ہیں تو وہ اس وقت Inspection bungalows ہوا کرتے تھے، جو آفیسرز جاتے تھے، اس وقت گاڑیاں نہیں ہوتی تھیں، وہ گھوڑوں پر سواری کر کے نتھیا گلی پہنچتے تھے تو Obviously وہاں پر پھر وہ رہتے تھے، یہ ایک Historical fact ہے، ابھی حالات بہت چینج ہو گئے ہیں، روڈز بن گئے ہیں، یہ بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہم عوام کو یہ دکھائیں کہ ہم کوئی ایکسٹرا

پریویلجز نہیں لینا چاہتے ہیں، As a Members, as a Government ministers، حکومتی اراکین، ہم کوئی ایکسٹرا پریویلجز بلکہ اپنے پریویلجز کم کر رہے ہیں، کیبنٹ نے اپنی تنخواہ کم کر دی ہے، اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے (تالیاں) کیبنٹ ممبرز نے خود اپنی تنخواہ کم کی ہے، یہ ایک پالیسی ہے، جو پریویلجز ایکٹ کی طرف وہ اشارہ کر رہی ہیں، آنریبل ممبر کی ابھی توجہ نہیں ہے، سر! پھر وہ بعد میں اٹھیں گی کہ میں Satisfied نہیں ہوں، ایک بات اگر سن لیں، اس میں ان سے غلطی ہو گئی تھی، قانون پڑھنے میں کہ پریویلجز ایکٹ تو پڑھ لیا لیکن جو پچھلا ہم نے اپناٹورازم کے حوالے سے قانون سازی کی تھی جو ابھی Superseede کر رہی ہے اس ایکٹ کو Override کر رہی ہے، انہوں نے نہیں پڑھا تو میں ان کو کاپی دے دوں گا وہ بھی پڑھ لیں، اس میں ہم نے اس کو قانونی کور دیا ہوا ہے، سر! تیسری بات جو ہے، یہ ہماری پالیسی ہے، ہم نے لوگوں کے پاس جانا ہے، ہم نے ان کو بتانا ہے کہ ہم پریویلجز نہیں لینا چاہتے ہیں۔ سر! تیسری بات انہوں نے میرے خیال میں اس کے بارے میں کی، یہ سٹاف کی تنخواہوں کے بارے میں جھگڑا صاحب بتائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل فنانس منسٹر صاحب!

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ):</u> سر! یہ بات پہلے ہو چکی ہے، I think، اگر اس پر زبردستی جو ہے، ایک مشکل فیصلہ بار بار جو ہے وہ دہرانہ ہے، چاہے وہ سول سرونٹس کی تنخوا ہو، چاہے وہ سٹاف کا Honoraria ہو، یہ کوئی جو ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>وزیر خزانہ:</u> جی ابھی بولنے دیں، واؤرئ، واؤرئ کنه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ تشریف رکھیں۔

<u>وزیر خزانہ:</u> ہر صوبے کی اپنی پوزیشن ہوتی ہے، جیسا کہ میں نے کہا اور اس پر سٹینڈ کرتے ہیں، ہم نے پورا بجٹ جو ہے وہ عوام کے لئے بنایا ہے، ہم نے نہ اپنے آپ کو اور بالکل اس میں جو سلطان خان نے جواب دیا وہ بھی شامل ہے، ہم کوشش کرتے ہیں کہ جیسے سپیکر صاحب اور اشتیاق خان کہہ رہے ہیں، ہمارا جو ڈیلی ویجرز کا مسئلہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ ایک ایک بزنس میں Seventy percent اور Eighty percent revenue کا جو ہے وہ شارٹ فال آ رہا ہے، جب Throughout یہ آ رہا ہے، جب لاکھوں لوگوں کو روزگار کے ایشوز پڑیں گے، ہم نے اپنی ساری توجہ ساری فنڈنگ ان لوگوں کو Divert کرنی

ہے، جہاں پر ان کو جاب سیکورٹی نہیں ہے، یہ نہیں کہ ادھر دو لوگ، تین لوگ، پانچ لوگ Deserve کرتے ہیں، اسی طرح سے فنانس میں بہت سے لوگوں نے وہ کام کیا ہے لیکن ایک چیز سے اگر مسیج غلط جاتا ہے تو لیڈر شپ کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ آپ مشکل فیصلے لیتے ہیں، مجھے فخر ہے، جیسے یہاں پر بھی لیا ہے، Similarly جیسے ریسٹ ہاؤسز میں میں بالکل اس سے Agree نہیں کرتا کہ ریسٹ ہاؤسز Through جو ہیں وہ آنے چاہیئے، جب کھلیں، ہاں جی اس کو بالکل دیکھ سکتے ہیں کہ کونسی چیز کب کھلے privileges گی، میرے خیال میں جیسے Successfully کرورنا وائرس کو ڈیل کیا اور کیسز کم ہو رہے ہیں، ان شاء اللہ عید کے بعد ہم اس کو دیکھ سکیں گے لیکن یہ نہیں کہ ایم پی ایز کو کوئی یہاں پر کوئی خاص پریویلجز یا وہ ہونا چاہیئے، پبلک کو اوپن ہونا چاہیئے، یہ Public assets ہیں وہ اوپن ہوں، اس لئے وہ پالیسی بنی تھی، اس میں کوئی ایم پی اے بھی جا سکتا ہے، بلکہ وہ گورنر ہاؤس میں بھی بکنگ کر کے جا سکتے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، ہم تو Democratize کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ میں بیٹھ کر Democratization کی بات کرنی چاہیئے، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ، میں کچھ لیگل پوائنٹس ہیں وہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، یہ جو آپ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ فلور خوشدل خان صاحب کے پاس ہے، آپ تشریف رکھیں، ابھی فلور خوشدل خان کے پاس ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ آپ کی کرسی جو ہے بہت قابل احترام ہے، بہت معزز ہے، جناب سپیکر صاحبان جو ہوتے ہیں، ہر اسمبلی کے وہ کسٹوڈین ہوتے ہیں، ان سے ممبران صاحبان یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ غیر جانبدار بھی ہوں گے، Honest بھی ہوں گے، ان کی جو پروسیڈنگز ہوں گی Fairly ہوں گی، ان شاء اللہ وہ ہے، یہ لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم جو یہاں بیٹھے ہیں اس ہاؤس میں، ہم لوگوں کے مسائل کے لئے آئے ہیں، مسائل بھی ڈسکس کرتے ہیں، ساتھ ہم لیجسلیشن بھی کرتے ہیں، ہم بجٹ بھی پاس کرتے ہیں، منظور کرتے ہیں۔ سر! میں آپ کے نوٹس میں، معزز ایوان، ممبران کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ اسمبلی کے ساتھ جو ضروری چیزیں ہوتی ہیں، Which are part and parcel, that are the

Committeesاور وہ کمیٹی کا جو Chapter ہے وہ ان کے جو Applicable ہے، رول 152 سے لے کر رول 193 تک آپ نے ہاؤس سے منظوری لے کر رول 193 کے تحت تمام کمیٹیاں تشکیل کر دیں، آپ چھتیس محکمہ جات کے کمیٹیاں بنائیں، ساتھ جو پانچ علیحدہ سپیشل کمیٹیاں ہیں جن میں پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے، ان میں پریویلج کمیٹی ہے، کچھ جوڈیشری کمیٹیاں ہیں، اس کے ساتھ فنانس کمیٹی بھی ہے، فنانس کمیٹی جو ہے، سر، ان کمیٹیوں کے لئے آئین میں پرویژن نہیں ہے لیکن فنانس کمیٹی آف دی ہاؤس کے لئے Article 88 is very clear وہ بھی وجود میں ہے، وہاں پر ہے۔ سر، آپ نے پھر امنڈمنٹس لے آئیں، جب ایکس فاٹا پختونخوا میں ضم ہو گیا، نئے ضلعے وجود میں آ گئے، That became a part and parcel of the province، ان کی سولہ نشستیں بھی بڑھ گئیں، ممبران بھی بڑھ گئے، یہاں پر تشریف فرما ہیں، آپ نے ضروری سمجھا کہ اب ان کو بھی Representation دینی چاہیئے اور ہونی بھی چاہیئے سر، آپ نے پھر امنڈمنٹ کر لی، آپ نے نوٹیفکیشن جاری کیا، 30 دسمبر 2019 کو آپ رولز (A) 163-162-154 اور رولز 166-164 میں امنڈمنٹ لے آئے اور آپ نے رول 154 میں، وہاں پر آپ 9 سے 13 کر کے کچھ امنڈمنٹ لے آئے پھر سر، یہ بہت افسوس کی بات ہے، یہاں پر پھر ایک سازش کے تحت ایک Mill owner کی وجہ سے آپ نے ایک ممبر کو یا آپ نے از خود یا محمد شفیق آفریدی صاحب ایک موشن لے آئے، 24 فروری 2020 کو، اس وقت ساری اپوزیشن احتجاج پر تھی، ہاؤس میں موجود نہیں تھی، اس موشن کو آپ نے Base بنا کر مورخہ 27 فروری 2020 کو تمام کمیٹیوں کو تحلیل کر دیا، Except the Finance Committee، اب تقریباً چھ مہینے ہونے والے ہیں، ابھی تک وہ کمیٹیاں نہ بن سکیں، میری اطلاع کے مطابق آپ نے کچھ کمیٹیاں چیف منسٹر صاحب کو مشورے کے لئے بھی بھیجی ہیں۔ سر، یہاں پر ہم بیٹھتے ہیں، یہاں پر جتنا بزنس ہوتا ہے، یہاں ہم ریفر کرتے ہیں، جس طرح اب یہ میرے سامنے ایک ایم پی اے صاحب ہیں، نصیر اللہ صاحب ہیں، اب انہوں نے پریویلج لایا ہے، اب پریویلج اگر ہم یہاں سے پاس بھی کریں، جب کمیٹیاں وجود میں نہیں ہیں، تشکیل نہیں ہیں تو وہ کس طرح کام کریں گی؟، یہ کمیٹیاں جو ہوتی ہیں یہ Constitutional requirement بھی ہے، ایک Legal requirement بھی ہے، And that are part and parcel، یہاں پر اتنا ٹائم ہمیں نہیں ملتا ہے، ہم یہاں پر کوسچن لاتے ہیں، یہاں پر ہم تحریک التواء لاتے ہیں، پھر یہاں سے ہاؤس سے منظوری لے کر آپ Concerned Committee کو بھیجتے ہیں، وہاں پر اس پر ڈسکشن ہوتی ہے۔ اب پتہ نہیں

کس کمیٹی،آپ ان کے سربراہ ہیں،آپ کی سربراہی میں ہم نے کتنا کام کیا ہے اور وہ ان میں ڈیپارٹمنٹ کے لئے یہ جو یہاں آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کو دیکھتے ہیں، وہی کمیٹی میں آکر ہم ان پر سوال کرتے، ان کے جوابات دیتے ہیں، ان کی غفلت کو، ان کی Deficiency کو، ان کی جو بھی کمی بیشی ہو، ہم وہ ڈسکس کرتے ہیں، اس سے ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح ہوتی ہے، اس آفیسر کی اصلاح ہوتی ہے۔ سر! میری یہ گزارش آپ سے ہو گی کہ آپ یا تو اس کو Restore کر لیں کیونکہ کوئی Justification نہیں ہے، For example, Sir میں آپ کو ایک منٹ، For example, Sir آپ نے کمیٹیاں Under rule 193 بنادی ہیں، اب اس کے لئے ایک طریقہ ہوتا ہے جس طرح آپ ہمارے سپیکر صاحب ہیں، ہم نے آپ کو ووٹ دے کر اس کرسی پر بٹھادیا، اس منصب پر بٹھادیا، آپ ہمارے سپیکر ہیں، اب کیا یہ ہو سکتا ہے یا یہ آئینی طور پر Possible ہے کہ میں ایک آدمی کو، اور ایک ممبر اٹھ کر موشن لے آئے کہ ہم آپ کو سپیکر نہیں چاہتے ہیں، یہ سارے لوگ کہیں کہ ہم نہیں چاہتے ہیں، کیا ہم آپ کو Dethrone کر سکتے ہیں؟ Never، ہم کبھی نہیں کر سکتے ہیں، جس طرح قانون نے آپ کو یہاں لایا ہے، اس طرح قانون آپ کو ہٹا بھی سکتا ہے۔ کیا ہم ایک وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک موشن پر ہٹا سکتے ہیں؟ نہیں، کبھی بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جس قانون کے تحت، جس آئین کے تحت وہ آئے ہیں، اس آئین، اس قانون میں اس کے لئے پروویژن ہے کہ اس کے لئے کیا پروویژن ہے کہ Vote of no confidence سے، لہذا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں، آپ نے جو حکم دیا ہے، آپ نے آرڈر پاس کیا ہے، یہ جو آرڈر ہے 27 فروری 2020 یہ بالکل غیر آئینی ہے، غیر قانونی ہے، اس میں کوئی Justification نہیں تھی۔ اس کی مثال میرا کیس ہے، میرے کیس میں آپ نے مجھے Remove کر دیا، میں ہائی کورٹ میں گیا، ہائی کورٹ نے مجھے بحال کیا، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس کو Implement کر کے میرا آرڈر کر دیا لیکن جس طرح میری اس ججمنٹ کو دیکھ لیں، اس کو تو میں بہت معذرت سے کہتا ہوں، اس کرسی کی معذرت، آپ کا یہ آرڈر، یہ غیر آئینی ہے، غیر قانونی ہے، میری یہ درخواست ہے کہ آپ اس کو واپس کر لیں، باقی آپ کی اپنی مرضی جو بھی کرتے ہیں، میرا یہ فرض تھا۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! آپ بڑے اچھے طریقے سے ماشاء اللہ قانون کو سمجھتے ہیں، اسی ایوان میں شفیق آفریدی صاحب نے ریزولیوشن موو کی تھی، نہ میں نے کوئی کمیٹی توڑی ہے، نہ میرے پاس کوئی اختیار ہے، اسی ایوان نے اس ریزولیوشن کو پاس کیا تھا جس کی وجہ سے یہ کمیٹیز ٹوٹ گئی تھیں، پہلے بن جاتی

چاہیئں تھیں لیکن Due to Covid ہماری میٹنگز نہیں ہو سکیں، آج کل ہم اس پر بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں، ان شاء اللہ اپوزیشن کی جو کمیٹیاں ہیں، گورنمنٹ کی جو کمیٹیز ہم نے بنائی ہیں، یہ کمیٹیز یہ دونوں جو ہیں یہ مل بیٹھ کر بنائیں گے، اس میں منسٹرز بھی ہوں گے، آپ کے پارلیمنٹری لیڈرز بھی ہوں گے، جو کمیٹیز بنی ہوئی ہیں، مجھے امید ہے کہ Next week میں ان شاء اللہ یہ فائنل سٹیج پر پہنچ جائیں گے، چیف منسٹر صاحب کو ہم نے کوئی ایڈوائس کے لئے نہیں لکھا، صرف ممبران کی ہم نے لسٹ بھیجی ہے، اس لئے کہ ابھی کمیٹیز چونکہ نہیں ہیں، انہوں نے پارلیمانی سیکرٹریز بنانے ہیں اس لسٹ سے جس کو وہ Choose کرتے ہیں، پارلیمانی سیکرٹریز Choose کرلیں، باقی لسٹ اس کمیٹی کے پاس واپس آجائے گی، پھر یہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر ان شاء اللہ Next week میں، میں ایک اور بات آپ کو بتاؤں کہ یہ اجلاس جو میں Langer on کر رہا ہوں، بجٹ کے بعد کمیٹیز کی خاطر کر رہا ہوں تاکہ اس میں ہم کمیٹیز ضرور بنا لیں، بہرکیف ان شاء اللہ یہ پراسیس سٹارٹ ہے، آپ تسلی رکھیں اور جلد ہی ان شاء اللہ یہ ہو جائے گا۔ میں تھوڑا سا بزنس لے لوں، پھر آگے چلتے ہیں Because ہم بالکل اپنے ٹریک سے ڈی ٹریک ہو گئے ہیں۔ مسٹر احمد کنڈی صاحب، آئٹم نمبر 6۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس آپ کی بات ہو گئی، جواب ہو گیا، کال اٹینشن میں اس حد تک ہوتا ہے، اس سے زیادہ نہیں ہوتا، دیکھیں پھر کال اٹینشن کا کیا فائدہ ہے؟ یہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لیا، جی کرلیں بات، ایک منٹ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! میں مشکور ہوں، میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی، ہم اس پارلیمان کے ممبرز ہیں، یہاں پر ہم جو بات کرتے ہیں وہ بات کرتے ہیں جو Reality ہے، یہاں پر لاء منسٹر صاحب جب بھی اٹھتے ہیں تو وہ اپوزیشن کے لئے یہ بات کرتے ہیں، مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے اپچیسن سے پڑھا ہوگا، وہ قانون دان ہیں، ان پانچ سالوں میں قانون دان بن گئے کیونکہ اس سے پہلے وہ یہیں پر بیٹھے تھے، ان کو یہ سمجھ آنی چاہیئے تھی لیکن میں ایک بات کروں، اسلام آباد کے حوالے سے میں بات کرتی ہوں، اسلام آباد ہاؤس جو ہے آپ وہاں پر دیکھیں کہ ممبران کی جو توہین ہوتی ہے، میرے خیال میں ہر دوسرے ممبر سے آپ پوچھیں کہ اسلام آباد میں خیبر پختونخوا ہاؤس میں جب ممبر کال کرتے ہیں، وہاں پر ایک آفریدی کو بٹھایا ہے، بیوروکریٹس کے لئے دس دس کمرے انہوں نے الاٹ

کئے ہیں، ممبران کو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کمرے نہیں ہیں، جس کمرے میں ہم جاتے ہیں میں آپ کو وہ تصویریں دکھاوں گی کہ ایک دفعہ ایک کمرہ دیا جس کے ساتھ انہوں نے واش روم کے کموڈ رکھے تھے، ممبر کو وہ کمرہ دیا تھااور سیکر ٹریز کو وی آئی پی کمرہ دیا، یہ تو آپ کی حکومت ہے، اب آپ مانیں،آپ کی عوامی حکومت نہیں ہے، آپ کس طرح یہ بات کر سکتے ہیں کہ آپ عوامی لوگ ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ عوامی لوگ ہیں، آپ نے عوام کی بات کرنی تھی، آپ اپنے بجٹ پر نظر دوڑائیں کہ آپ نے کتنے غریبوں کا خیال رکھا ہے، آپ خواتین کے حوالے سے بات کریں کہ آپ نے بجٹ میں کیا رکھا ہے؟ لیکن جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات، یہاں پر لاء منسٹر صاحب کھڑے ہو کر یہاں پر فنانس منسٹر بھی ہیں، میں تمام لوگوں کی Respect کرتی ہوں لیکن لاء منسٹر سے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر فلور پر وعدہ کیا تھا کہ جو معذور لوگ ہیں ان کا جو Two percent quota ہے وہ کہتے ہیں کہ بی بی آپ اپنا کوسچین واپس لے لیں، میں نے آفس میں کہا ہے کہ آپ آکر بات کر لیں، ہم کمیٹی بنائیں گے، لاء منسٹر کی Importance کا تو مجھے یہ پتہ ہے کہ وہ Two percent بجٹ میں ختم کر دیا، ان کی Importance سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے مجھے کہا کہ دو سے چار ہو گیا ہے لیکن وہ ختم ہو گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہم اور باتوں کی طرف جا رہے ہیں پلیز۔

محترمہ شگفتہ ملک: مجھے یہ بات بتائیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنی لمبی تقریر تو نہیں ہو سکتی نا، لائق خان صاحب! آپ بھی ایک منٹ بات کر لیں اور صاحبزادہ صاحب بھی پھر میں آگے چلتا ہوں، اس کے بعد میں ایجنڈے پر آؤں گا، اب پہلے ایجنڈے پر آؤں گا جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: یہ جو رولز ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لائق خان صاحب!

(شور)

محترمہ شگفتہ ملک: یہاں پر مجھے قانون نہ پڑھائیں۔

جناب سپیکر: مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ کس بات کو آپ Controversial بنا رہی ہیں، دیکھیں ریسٹ ہاؤسز کی جو بات لاء منسٹر نے کلیئر کر دی ہے، اس ایوان نے وہ بل پاس کیا تھا، قانون پاس کیا تھا، آپ سے اور ہم سے ریسٹ ہاؤسز چلے گئے۔ جی لائق خان صاحب!

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Order in the House, order in the House, please. بس ہو گیا نا، جس کے پاس فلور ہو اس کو بات کرنے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! بس پلیز۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق منسٹر فارسٹ اور منسٹر فنانس کے ساتھ ہے، گزارش یہ ہے کہ ہمارے پورے کے پی میں لیگل کٹا ہوا ٹمبر جو مختلف علاقوں میں ڈپو میں پڑا ہے وہ گل سڑ رہا ہے اور کم از کم ہمارے صوبائی ٹیکس دس سے پندرہ ارب روپے اس سے اگر وہ کٹا ہوا لیگل ٹمبر جو ہے اس کو یہ منڈی میں لے آئیں، اپنی نگرانی میں، جو طریقہ کار ہے جس کی مارکنگ ہوئی ہے جس کا ورکنگ پلان بنا ہے، اگر منسٹر صاحب اجازت دے دیں، منسٹر صاحب کو کم از کم پندرہ ارب روپیہ مختلف ٹیکسز میں ان کو ملے گا، اس میں اگر مزید موسم گرما میں، سردی میں چھوڑیں گے تو اس کے ریٹس کم آئیں گے اور وہ ٹیکس دس ارب، پندرہ ارب سے پانچ ارب، چھ ارب تک آ جائے گا، مہربانی کر کے جو لیگل ٹمبر ہے اس کو اجازت دیں تاکہ مالکان کو بھی اور گورنمنٹ کو بھی فائدہ ہو۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ میں جناب آئی جی کے پی کے کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے ڈسٹرکٹ مانسہرہ، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں ڈی آئی جی ہزارہ اور ڈی پی او مانسہرہ نے جو لینڈ مافیا کے خلاف جو کام شروع کیا ہے، اس ہفتے میں جو بڑے بڑے لینڈ مافیا کے سرغنے جیل میں ڈالے گئے ہیں، پکڑے گئے ہیں، اسلحہ پکڑا گیا ہے، غیر قانونی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں، اگر اسی طرح یہ کام چلا تو غریب لوگوں کو اس سے کافی فائدہ ہو گا۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Ishtiaq Ahmad, respond please.

سید محمد اشتیاق (وزیر جنگلات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ پالیسی میرے خیال میں پچھلے Tenure سے چل رہی ہے اور اس میں جو Illicit cutting ہے اس کو ہم نے جرمانہ بھی لگایا ہے، اس میں کئی بار آپ کو پتہ ہے کہ پراونشل انسپکشن ٹیم، نیب یہ سارے Involve ہیں، ابھی اس کے Extension کا وہ ہوا ہے، ان شاء اللہ جیسے Extension کے لئے آئے گی اور کیبنٹ دوبارہ اس کو Extension دے گی تو یہ نکالیں گے۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ایجنڈہ ختم ہو جائے گا، پوائنٹ آف آرڈر پر ہم سارا اجلاس چلائیں گے؟ ابھی میں صاحبزادہ صاحب کے بعد تھوڑی سی چیزیں ہیں، صاحبزادہ صاحب کے بعد اتنا بڑا ایجنڈا نہیں ہے، پھر اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیں گے۔ جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب! اس اسمبلی سے آپ کی قیادت میں ایک قرارداد پاس ہوئی تھی، بلوچستان میں ہمارے غریب مزدور کوئلے کی کانوں میں کام کرتے ہیں، ہر سال پندرہ بیس لاشیں ہمارے علاقوں میں آجاتی ہیں، وہاں پر مری قبیلہ ہے، ان کا حکومت کے ساتھ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ہمارے غریب مزدوروں کو گولی ماری جاتی ہے۔ پچھلی رات کو وہی لوگ آئے، ہمارے ایک مزدور کو شہید کیا جس کا نام محمد زیب ہے، آپ نے یہاں سے رولنگ دی تھی کہ ان کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے لیکن ابھی تک کمیٹی کا نوٹیفکیشن نہیں ہوا ہے، میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس کمیٹی کا نوٹیفکیشن کر دیں تاکہ ہم جاکر بلوچستان کی حکومت کے ساتھ یہ بات اٹھائیں۔ شوکت یوسفزئی صاحب بھی تھے، ان کو بھی پتہ ہے، ان کے حلقے کے بھی ہیں، لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کی سربراہی میں، آپ کی حکومت کی سربراہی میں وہاں جاکر ان سے یہ بات کر لیں تاکہ ہر سال سینکڑوں لاشوں کو ہم اٹھانے سے فارغ ہو جائیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): تاسو هم دې باره کښې، که دې باره کښې وی نو او وایئ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب! یہ جو انہوں ایشو اٹھایا ہے، یہ واقعی بڑا Genuine ہے، پچھلے ایک دو مہینوں میں میرے خیال میں سے دو تین بندوں کو مار دیا گیا وہاں پر جو مزدوری کرنے کے لئے جاتے ہیں تو اس کے لئے میں نے تو بات کی تھی، Already وہاں پر جو کمشنر صاحب ہیں، ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان سے بھی اور وہ اس کی تحقیقات پر کام کر رہے ہیں، ڈی پی او سے بھی وہاں پر میری بات ہوئی تھی لیکن یہ وہاں پر ایشو ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ آپس میں جھگڑ لیتے ہیں، وہاں پر جو لوکل لوگ ان کے ساتھ ہیں، ان کو مار کر اس طرح پھینک کر چلے جاتے ہیں، ایک یہ ہے۔ دوسرا ایشو یہ ہے کہ جو انہوں نے ڈسکس کیا، ہم نے بلوچستان گورنمنٹ کے ساتھ اٹھایا تھا، یہ میرے ساتھ تھے، ہم دونوں گئے تھے جو وزیر اعلیٰ بلوچستان ہیں، ان سے ہم نے ریکویسٹ کی تھی کہ جتنے مزدور جو کوئلے کے کان میں کام کے دوران مر

جاتے ہیں، ان کا جو معاوضہ ہے وہ وہی گورنمنٹ دیتی ہے، جہاں پر یہ ہو جاتا ہے، یہ کوئی ان کو اپنی جیب سے نہیں دینا پڑتا وہ Already ورکرز فنڈ جو فیڈرل گورنمنٹ کی سطح پر بنا ہوا ہے اسی فنڈ سے انہوں نے Payment کرنا ہوتی ہے، بدقسمتی سے پنجاب، بلوچستان کی حکومت نے وہ ابھی تک Payment نہیں کی ہے، میں باقاعدہ ان کے ساتھ رابطے میں ہوں، اگر یہ چاہتے ہیں تو دوبارہ ان کے ساتھ بات کر لیتے ہیں کیونکہ یہ ایشو بلوچستان گورنمنٹ کے ساتھ ہے، میں ان شاء اللہ ان سے ریکویسٹ کروں گا، وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنی سطح پر ان سے بات کر لیں، میرے خیال سے کوئی تیس پینتیس لوگ ہیں، ان کا معاوضہ رہتا ہے، اس کی وجہ سے ان کی فیملیز کے اندر بڑی بے چینی ہے، میں ان شاء اللہ وتعالیٰ جیسے ممکن ہو، بات کروں گا۔۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>وزیر محنت:</u> هغه خو د سپیکر صاحب کار دے ، ماته هیڅ اعتراض نشته، ماته هیڅ اعتراض نشته۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> اس کو کمیٹی میں بھیج دینا چاہیئے۔

<u>وزیر محنت:</u> هغه خو جي د سپیکر صاحب کار دے او ماته هیڅ اعتراض نشته، ماته هیڅ اعتراض نشته۔

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹی کیا کرے گی؟ جو شوکت صاحب نے کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ سے گورنمنٹ لیول پر بات ہوئی، پراونشل لیول پر اور Best انہوں نے بات کی کہ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں گے، وہ چیف منسٹر بلوچستان سے بات کریں گے تاکہ اس ایشو کو Resolve کریں، کمیٹی میں اس کا کوئی حل نہیں بنتا۔ آپ شوکت صاحب! اس کو Follow up بھی کریں اور چیف منسٹر بلوچستان سے بات کروا کے پھر اگر ضرورت پڑتی ہے آپ وہاں پر ایک دو لوگ چلے بھی جائیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر! اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> فائدہ کیا ہوگا؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ Solution کی طرف جا رہے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ بلوچستان کی حکومت کو بتادیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! اگر اس کے پیچھے آپ خود پڑ جائیں تو تب ہی کام ہوتا ہے، اس لئے میں کہتا ہوں کہ غریب لوگ ہیں، مزدور ہیں، اگر ان کو چار سال پانچ سال بعد ان کو دو لاکھ روپے ملتے ہیں، دس سال ہو جاتے ہیں ان کے فوت ہوئے تو کم از کم دو تین مہینے بعد ان کو Compensation دینی چاہیئے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! نیکسٹ سیشن میں آپ ہمیں اس بارے میں بتا دیں۔

وزیر محنت: سر! میں عرض کروں، اس طرح ہے کہ یہاں پر ہم Already ترامیم لے کر آ گئے ہیں، یہ قانون سازی ہو چکی ہے، جو پہلے مہینوں، سالوں سے پیسے نہیں ملتے تھے، اب ہم نے تین مہینے کا ٹائم رکھا ہے کہ تین مہینے کے اندر اندر Payment ہو گی لیکن وہ ہماری حکومت کا وہ ہے، ہم نے تین لاکھ سے پانچ لاکھ کر دیا ہے لیکن اب ایشو یہ ہے حکومت کے ساتھ، وہ بالکل میرے ساتھ آ جائیں، کل ہم بات کر لیں گے، میرے دفتر سے ہم فون کر لیں گے، وہاں جو اس کا منسٹر ہے وہ بڑا اچھا آدمی ہے، محمد خان خوش قسمتی سے میرا کلاس فیلو بھی ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ بڑا تعاون کرنے والا ہے، آپ آ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کل آ جائیں ان کے پاس تاکہ دونوں مل کے وہاں بات کریں، سی ایم کے ساتھ ضرورت ہو تو وہ بات کریں گے تاکہ یہ ایشو Resolve ہو جائے، ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his adjournment motion No. 168, in the House.

Mr. Ahmad Khan Kundi: I would like to move that the normal proceedings of the House may be adjourned to discuss the matter of non utilization of water share of Khyber Pakhtunkhwa, under Water Accord, 1991.

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say….

وزیر قانون: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں، جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں یہ بڑا Important issue ہے، Water utilization اور اس میں اس کے بڑے Aspects ہیں۔ صوبوں کے درمیان جو اس کا میکنزم ہے، ہم نے اپنے صوبے کے اندر کتنا کام کیا ہے، ہم اپنا پانی اچھے طریقے سے Utilize کر سکیں، میرے خیال میں میں یہ دو تین

باتیں اس لئے کرنا چاہ رہا تھا تاکہ اس ٹاپک پر ویسے بھی میرے خیال میں ان کے پاس چودہ ممبران موجود ہیں ایڈجرنمنٹ موشن کو Submit کرنے کے لئے لیکن I just wanted to bring it on the record of the proceedings کہ یہ بڑا Important topic ہے، And the government also wants to have a debate on this very important issue، تو گورنمنٹ میرے خیال میں اس کو سپورٹ کرے گی اور اس کے اوپر ڈیبیٹ ضرور ہونی چاہیئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Members, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Waqar Ahmad Khan, to please move his call attention notice No. 1099, in the House.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے سال 2018 میں تحصیل کبل سوات میں نصرت چوک سے لانگن تک چھ کلو میٹر روڈ پر کام شروع کیا تھا لیکن ابھی تک متعلقہ روڈ کی نالیاں اور شولڈرز وغیرہ پر کام باقی ہے لیکن غیر معیاری کام اور ناقص میٹیریل کے استعمال، غیر معیاری کوالٹی کی وجہ سے متعلقہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، لہذا متعلقہ حکام اس قومی نقصان پر نوٹس لے کر معاملے کی انکوائری کریں اور مستقبل کے لئے ایسے غیر معیاری اور ناقص منصوبہ جات پر قومی خزانے کو مزید نقصان سے بچایا جائے، اس معاملے میں فوری تحقیقات کر کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے، مذکورہ روڈ کو مزید تباہ ہونے سے بچانے کے لئے اس کے ساتھ نالیاں اور تمام شولڈرز پر فی الفور کام شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحب ایشورنس دے رہے ہیں، ان کی ایشورنس کے بعد میں اپنا یہ نوٹس واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لے لیا واپس، ایشورنس دے رہے ہے۔

وزیر قانون: سر! میری بات ان سے ہوئی ہے، میں ایشورنس دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: سر، انہوں نے جس روڈ کی بات کی ہے بڑا Important issue انہوں نے اٹھایا تھا، جب انہوں نے یہ کال اٹینشن جمع کروایا، انہوں نے دوسرے دیگر فورمز پر بھی اس بات کی نشاندہی کی تھی، چیف منسٹر صاحب بذات خود اس ایشو کے اوپر، ان کو پتہ ہے کیونکہ ان کا بھی لوکل علاقہ ہے، ان کو بھی علاقے کا پتہ ہے، اس کے بعد وہاں پر ایکسیئن جو ہے، انہوں نے آنریبل ممبر کو بھی ایشورنس دی ہے لیکن میں آن دی فلور آف دی ہاؤس ان کو ایشورنس دوں گا کہ ان شاءاللہ By 30th August, 2020 یہ روڈ، یہ پراجیکٹ جو ہے یہ ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو جائے گا، میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ Withdraw کریں۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Mir Kalam Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1110, in the House.

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! آپ کا میں مشکور ہوں کہ آج بہت جلدی سے مجھے موقع دے رہے ہیں، اس کے بعد ایک ہی آئٹم میرا رہ گیا ہے، سب کچھ کمپلیٹ ہو گا۔ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ شمالی وزیرستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بہنے والے دریائے ٹوچی میں اکثر و بیشتر شدید طغیانی ہوتی ہے جس سے دریائے ٹوچی کے کنارے شمال سے لے کر شمالی وزیرستان کے آخری حصے میر علی، حیدر خیل تک زرعی اراضی اور رہائشی علاقے سیلابی پانی میں بہہ جاتے ہیں جس سے کسانوں اور مقامی آبادی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دریائے ٹوچی کے کنارے ایک لاکھ کنال قابل کاشت زرعی اراضی اور ہزاروں کی تعداد میں رہائشی مقانات واقع ہیں، جن کو ہمیشہ سے دریائے ٹوچی سے خطرہ رہتا ہے، اکثر تغیانی کی صورت میں متعدد مکانات پانی میں بہہ جاتے ہیں، جس میں کئی بار قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں، کیونکہ کئی سال پہلے سابقہ فاٹا کے گورنر اویس غنی صاحب نے ان دنوں میں ایک میگا پراجیکٹ کی منظوری دی تھی، لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا، دس سالہ ترقیاتی پروگرام میں دریائے ٹوچی کی دونوں اطراف میں تحصیل تاتاخیل سے لے کر حیدر خیل، میر علی تک حفاظتی پشتوں کی تعمیر کے لئے ایک جامع اور مربوط منصوبے کی منظوری دی جائے تاکہ ایک طرف دریائے ٹوچی کے کنارے رہائش پذیر لوگوں

کی زندگیوں کو لاحق خطرات ختم ہو سکیں اور دوسری طرف ایک لاکھ کنال سے زائد اراضی کو دریا برد ہونے سے بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے شمالی وزیرستان کا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے، دریائے ٹوچی ہر سال ہماری ہزاروں ایکڑ زمین کو بھی اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور بہت سارے مکانات کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے، اس میں بہت ساری قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، جناب سپیکر! اگر اس پر غور و فکر کیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

Mr. Speaker: Thank you. Ji Shaukat Ali Yousafzai.

وزیر محنت: محکمے سے میری بات ہوئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ Already یہ بڑا Important issue ہے، اس میں اویس غنی صاحب نے بھی وہ کیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا، یہ دونوں طرف جو پشتے ہیں ان کے اگر یہ ہو جائیں تو اس سے کافی بچت ہو سکتی ہے۔ جو ایگریکلچرل لینڈ ہے وہ ان شاء اللہ و تعالیٰ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے بھی کہا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے بھی کہا ہے کہ ان شاء اللہ یہ ہم کریں گے کیونکہ یہ اس ایریا کیلئے، ایگریکلچرل لینڈ کو بچانے کے لئے لازمی ہے، یہ ان شاء اللہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: شکریہ۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2020 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: Special Assistant to Chief Minister for Local Government, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Local Government): Thank you, Mr. Speaker! I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill Stand Itroduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Bill: Special Assistant to Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Special Assistant for Local Government: Mr. Speaker! I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa,

Special Assistant for Local Government: Sir! before consideration I wish to move that the proposed section 23 (b) in sub section 8, as referred to clause 3, after the word ‘time’.

جناب سپیکر: جب نمبر تین سیکشن کے لئے آئیں تو اس وقت موو کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Amenment in Clause 3 of the Bill: Speacial Assistant to CM, to please move amendment in Clause 3 of the Bill.

Special Assistant for Local Government: Thank you, Mr. Speaker! I wish to move that in the proposed section 23B in sub section 8 as referred to in Clause 3, after the word ‘time’ the words ‘‘in a manner as may be prescribed’’ may be added, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved, by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment in Clause 3 stand part of the Bill. Clause 4 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may be stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clause 4 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Special Assistant to Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Special Assistant for Local Government: Mr. Speaker! I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہاں تو لوگ No کرتے ہیں اور آپ نوٹس نہیں لیتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہاں تو گپ میں بھی No کرتے ہیں، No سیریس میں کیا کریں تو پھر ادھر توجہ دیا کروں لیکن اس میں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اب تو پاس ہو گیا، اب آئندہ ان شاء اللہ دے دوں گا۔

(شور)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی تعلیمی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2020 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10A: The Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Taimur Saleem khan (Minister for Health): Mr. Speaker! I request to move the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی تعلیمی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Bill: Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Health: Mr. Speaker! I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the house is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! کم از کم ٹائم تو دیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ نے مجھ سے ٹائم نہیں مانگا نا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب سپیکر: میں نے تو آپ سے 'No' نہیں کہا، ابھی تو آپ نے 'No' نہیں کیا، یہ منسٹرز نے۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں نہیں، میں عرض کر رہی ہوں کہ ابھی انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر نے اپوزیشن سے میٹنگ کی تھی، آج Before the session، اس میں آپس میں یہ طے ہو گیا تھا، یہ دونوں بڑے ضروری بلز ہیں جو پاس کرنے تھے، یہ اپوزیشن کی مرضی سے ہم کر رہے ہیں، آپ بات کر سکتی ہیں لیکن آپ جب مجھ سے فلور مانگے گی تو تب نا، ابھی میں نے Yes اور No کروایا ہے، آپ نے اس پر بات نہیں کی نا۔ جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ لوکل گورنمنٹ والا ہے، یہ آپ نے آج اس پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ ایم ٹی آئی ہے۔

جناب عنایت اللہ: ہں جی؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ اینڈ ایم ٹی آئی دو ہیں۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، اس پہ تو میری امنڈمنٹ تھی، وہ کیوں نہیں آ سکی؟

جناب سپیکر: کس کے اوپر؟

جناب عنایت اللہ: لوکل گورنمنٹ والے پر جو آرڈیننس تھا، اس پر میری امنڈمنٹ تھی، د ایمرجنسی والا دے؟

جناب سپیکر: یہ اور چیز ہے۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس پر اس وقت آئے گا، وہ بل ہے، اس کے اندر یہ امنڈمنٹ ہے۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس پر آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! میں صرف اتنی عرض کر رہی تھی کہ ان کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Passage time پر بات کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب سپیکر: Passage time پر بات کریں۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 9 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the house is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی تعلیمی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be passed?

<u>Minister for Health</u>: Mr. Speaker! I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be Passed.

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی اس پر کوئی بات نہیں ہو گی نا، نعیمہ کشور صاحبہ آپ کی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! بس میں صرف اتنا عرض کر رہی تھی کہ As a Member ہمارا یہ حق ہے کہ اگر یہ Bill introduce ہوا ہے تو ہمیں ٹائم ملنا چاہیئے، تھوڑا سا ہم اس کو دیکھ لیں کہ اگر اس میں کوئی امنڈمنٹ کرنی چاہیئے، کوئی بات کرنی چاہیئے تو یہ ہمارا حق ہے، ٹھیک ہے اگر فیصلہ ہوا ہے، ہم اس کو آنر کرتے ہیں، آپ کا فیصلہ ہے لیکن ہمیں اتنا ٹائم ملنا چاہیئے تھا، لوکل گورنمنٹ پر میں بات کرنا چاہ رہی تھی، اس پر مجھے ٹائم نہیں ملا کیونکہ ــــــ

<u>جناب سپیکر</u>: ہم نے پہلے کہا تھا کہ جو بزنس ہو گا، یہ پہلے سے طے کیا تھا کہ جو بزنس ہو گا باہمی مشاورت سے ہو گا، آج یہ آنریبل تین منسٹرز اپوزیشن کے پاس گئے، ان سے ان کی بات چیت ہوئی، اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا، تب میں ان کو لایا ہوں۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ!

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب! بالکل صحیح ہے لیکن جو Law making ہے یا جو بل ہے یا جو قانون سازی ہے، وہ ہمارا Basic کام ہے، اگر قانون سازی کا ہمیں پتہ نہ ہو اور بل آئے، پاس ہو جائے،

اگر وہ کل Implement ہونا ہے، ہم ممبران کو پتہ نہ ہو تو پھر ہمارا یہاں بیٹھنے سے کیا فائدہ؟ میرے خیال میں وہ ہمارا حق۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ چاہیں تو میں دونوں منسٹرز سے کہوں گا کہ وہ Explanation دینگے، دونوں سے Explain کرواتے ہیں، آپ کو بتائیں گے کہ کیا ہے؟ پہلے ابھی یہ ہیلتھ والا بل ہم کر رہے ہیں، اس پر ہیلتھ منسٹر سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہے اس بل کے اندر؟ آپ کی توجہ کے لئے اور پھر جو ہماری لوکل باڈیز کا ہے وہ بھی Explain کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! ہم اپنے پارلیمانی لیڈروں کے خلاف نہیں ہیں، اگر آپ نے اپوزیشن سے یہ بات کی ہے تو پارلیمانی لیڈرز کو بھی یہ چاہیئے کہ وہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو بٹھائیں، ان سے بات کریں کہ ہم لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے، ہم لوگ یہ بات گورنمنٹ کے ساتھ کر کے آئے ہیں، آپ نے اگر اس میں کوئی امنڈمنٹ کرنی ہے یا آپ نے اس میں کوئی اور لاء، یہ تو نہیں ہے نا کہ جیسے ایک اخبار میں آگیا کہ تمام عورتیں چپ کر کے بیٹھی ہوتی ہیں، میک اپ کر کے ابھی تو ماسک کا زمانہ ہے جناب سپیکر صاحب! اخبارات میں ہمارے پیچھے کیا کیا کچھ لکھا جاتا ہے، یہ اگر آپ لوگوں کے خلاف لکھا جائے نا تو آپ لوگوں کو پتہ لگ جائے لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے پارلیمانی لیڈروں کو چاہیئے کہ ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہمیں جو اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی بات ہوتی ہے، وہ ہمارے ساتھ بات تو کریں نا، ہم بھی تو ممبران ہیں، ہمیں بھی تو حق ہے کہ ہم لاء کو کیسے پاس کریں گے، لاء کی کون کونسی بات کو ہم نے سپورٹ کرنا ہے، کون کونسی بات پر ہم نے امنڈمنٹ لے کر آنی ہے؟ یہ تو نہیں ہے کہ ایک فیصلہ ہو جائے پانچ چھ، آٹھ دس لوگوں کے درمیان اور باقی سارا ہاؤس جو ہے وہ ایسے ہی بیٹھا رہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، جو پارلیمانی لیڈر ہوتے ہیں نا، ان کو اپنی پارٹی کی طرف سے فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور وہ پھر، اب حکومت والے بھی سارے ممبروں سے نہیں پوچھتے، جو کرتے ہیں، اس طرح آپ بھی، ابھی ہمیں Passage stage پر، آپ نے بل پر بات کرنی ہے، اس کے اوپر امنڈمنٹ پر؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جی ہاں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی کریں، کریں نا، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی کریں، ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں، سچی بات یہ ہے کہ اس اسمبلی کے اندر اس سے پہلے ایک ناخوشگوار سیچویشن Create ہوئی تھی، آپ نے کچھ بلز جو ہیں ایک ہی دن Introduce کر کے Within ten minutes میں پاس کئے تھے، اس پر اس اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہوئی اور بعد میں آپ کی طرف سے یہ ایشورنس ملی کہ اس قسم کی پریکٹس کو جو کہ Unhealthy practice ہے، Parlimentery norms کے خلاف ہے، اس کو Repeat نہیں کیا جائے گا، اس کی وجہ رولز آف بزنس کے اندر بھی ہے کہ آپ کے ساتھ پاور ہے لیکن رولز آف بزنس کے اندر Two clear days بھی لکھے ہوئے ہیں، اس کی بنیادی Rationale یہ ہوتی ہے کہ ہمیں یہ Opportunity ملے کہ ہم ان لاز کو دیکھ سکیں۔ آپ کو پتہ ہے، یہ بڑے جو ایم ٹی آئی ہیں اس کے اندر پوری میری ایک لمبی چوڑی امنڈمنٹس تھیں، جب اس وقت یہ ان کو پاس کر رہے تھے ہم نے کہا کہ اس میں آپ Repeatedly پھر امنڈمنٹس کریں گے، آپ اس پر پچھتائیں گے، وہ منسٹر صاحب کدھر ہے آج کل جس کے ہمارے ساتھ فلور آف دی ہاؤس پر Arguments ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا تھا کہ منسٹر صاحب، آپ Deliberations کے لئے موقع دیں، آپ ڈیبیٹ کے لئے موقع دیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں، میں بڑا Humbly request کرنا چاہتا ہوں، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے Through، ہیلتھ منسٹر کا کچھ بھی نہیں ہوتا ہے، آپ اس کو اگر تین دنوں کے لئے Delay کریں، ممبران کو Opportunity دیں کہ وہ اس کو سٹڈی کر کے اس کے اندر امنڈمنٹ لے آئیں۔ آپ کے ساتھ میجارٹی ہے، آپ اس کو پاس کر سکتے ہیں، دو تین، چار دنوں کے اندر کچھ بھی نہیں ہو گا، اگر آپ سیشن کو آج Conclude کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ آج ہی تھوڑا وقفہ کر کے لوگوں کو بریف کر دیں کہ کیا ہے، اس کے اندر کیا چیز ہے؟ اگر نہیں کرنا چاہتے ہیں، آپ سیشن کو دو تین دنوں کے لئے چلانا چاہتے ہیں تو ایک دو دن دے دیں تاکہ لوگ اس میں امنڈمنٹس لے آئیں، اس میں کون سی برائی ہے؟ (تالیاں) میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، یہ ہیلتھ کے حوالے سے لیجسلیشن ہے، یہ لوگوں کی زندگیوں کے حوالے سے لیجسلیشن ہے، میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن اس صوبے کی ہیلتھ کا ایک بہت بڑا پورشن ہے، یہ ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے اندر اب میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ

کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا ایک پارلیمانی Experience ہے، آپ کا تیسرا Tenure ہے، آپ منسٹر بھی رہے ہیں، آپ اپوزیشن کے اندر بھی رہے ہیں، آپ سپیکر ہیں، تو میرا خیال ہے کہ آپ کے دور کے اندر اس قسم کی Unhealthy legislation نہیں ہونی چاہیئے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ، پلیز اس امنڈمنٹ کو Explain کریں۔

Minister Health: Sorry, ji.

جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹ لا رہے ہیں، ہاؤس کے سامنے Explain کریں۔

وزیر صحت: میں Explain کر دیتا ہوں، اس کے بعد جو تمام اپوزیشن ممبرز نے بات کی، This is extremely honourable and respectable for me، ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے، In this case جو میں Explain بھی کر دیتا ہوں اور ریکویسٹ کرتا ہوں، جیسے عنایت صاحب نے بات کی کہ ایک خوشگوار ماحول بنا ہوا ہے، اس لحاظ سے Let's try and keep that atmosphere، یہ موؤ کرنے کی جو Minor amendments ہیں، اگر تب بھی ان کو ایک دو دن چاہیئں تو In the spirit of the House کوئی اتنی بڑی بات وہ نہیں ہے، میں ریکویسٹ اس لئے کروں گا، چونکہ وہ Pandemic raging ہے، ہمیں کوشش یہ کرنی ہے کہ ہم جلدی سے ایکشن لیں، اگر تمام اپوزیشن ممبرز اس پر Agreeable ہوں تو I think تھوڑا سا ہمیں وہ ٹائم بچ جائے گا۔ Basically دو تین Simple amendments ہیں ایم ٹی آئی ایکٹ میں جو کہ گورنمنٹ کو دو تین Simple اختیار دیتے ہیں جو کہ Autonomy کے ساتھ ضروری ہے، اس میں Basically بورڈز ممبرز کی Roughly کچھ ڈیٹیلز جو ہیں وہ Skip کر رہا ہوں لیکن بورڈز ممبرز چونکہ ایم ٹی آئی کی ساری گورننس بورڈ کی Responsibility ہو جاتی ہے تو Basically یہ At that point the Board is accountable to the government and it's important گورنمنٹ کے پاس یہ اختیار ہو کہ آیا بورڈ ممبرز اگر وہ اپنی ڈیوٹی Perform نہ کریں یا وہ ایم ٹی آئی کو To the satisfaction of the government نہ چلائیں کہ وہ اس کو چیلنج کر سکیں، وہ Execution ability یہ گورنمنٹ کو دے کر Both for the MTI board as well as for the policy board اور جیسے میں نے کہا کہ وہ Individual members میں بھی اور Overall board میں بھی اگر ایک Board dysfunctional ہو اور گورنمنٹ نے وہ Board replace کرنا ہو، کیونکہ یہ چیزیں پھر ہمارے لیگل

سسٹم میں پھنس جاتی ہیں، اس میں وہ ہوتی ہے، اس پر بہت زیادہ ڈیبیٹ ہوئی، Overall in term of making sure کہ جو امنڈ منٹس آئیں وہ اس طریقے سے آئیں کہ وہ ایم ٹی آئی کی Autonomy کو Protect کریں لیکن یہ ایک چیز Autonomy کے ساتھ ہمیشہ جانی چاہئیے کیونکہ They are Public Sector Institutions کہ With all the autonomy کہ گورنمنٹ کے پاس At Least وہ ایگزیکٹیو اور بورڈ کی مینجمنٹ لگانے اور Remove کرنے کا حق ہو، اس کے علاوہ Similarly جو ایک اور بڑی اس میں ایڈیشن ہے وہ ہے ایک Appellate tribunal کی، وہ بھی صرف اس لئے کیونکہ بہت سے جو ایشوز آتے ہیں، Appellate tribunal کو بڑا Clearly defined کیا گیا کہ وہ Appeal کو سنے گا اور اس کے Maximum پانچ ممبر ہوں گے، Appellate tribunal بھی صرف اس لئے ضروری ہے کہ بہت سے جو Related cases چلے جاتے ہیں اور وہ کورٹ میں جاتے ہیں، ان کے درمیان ایک Intermediary step ہو جہاں پر بہت زیادہ جلدی وہ Resolve ہو سکیں، Because obviously courts کورٹس پر Already کیسز کا بہت بڑا Burdon ہے، یہ دو تین Simple سی امنڈ منٹس ہیں جو کہ ہمیں اس لئے چاہئیں جس کی وجہ سے ہم جہاں پر ایگزیکٹیو ایکشن گورنمنٹ کو لینے کی ضرورت ہے، ہمارے پاس Means، اس کے بغیر وہ Black and white میں نہیں تھے، اس کو Strengthen کرنے کے لئے دی ہیں، کوئی یہاں پر گورنمنٹ کا یا ایم ٹی آئی ایکٹ کی Spirit میں کوئی چینج لانا یا کوئی ایسی چینج لانا جو Fundamental ان کی Autonomy کو وہ کریں، وہ نہیں ہے، اس لئے ریکویسٹ یہ ہے کہ Even یہ کہ Pandemic چل رہا ہے، اگر آج اس کو پاس کرنا چاہیں، Otherwise you are free to rule as you like، ہماری بات ہوئی تھی، ریکویسٹ بھی ہوئی تھی، اس پر ایگریمنٹ بھی ہوا تھا لیکن I said یہ پارلیمنٹ مقدس ہے تو As I said کہ جیسے پھر آپ سمجھیں گے ہم کریں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: I think, it's very much clear to every one.

<u>جناب لطف الرحمان</u>: جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: بڑی مہربانی جناب، شکریہ۔ مجھے یہ ذرا بتا دیں کہ کن سے بات ہوئی تھی، کمٹمنٹ کب ہوئی تھی اور کس سے بات ہوئی تھی؟ دوسری میں عنایت اللہ خان کی بات کو Endorse کرتا ہوں، عنایت اللہ خان صاحب نے ٹھیک بات کی ہے کہ یہ Healthy practice نہیں ہے، ہونا چاہئیے اور یہ

جوایم ٹی آئی کے بہت سارے بلز جب پہلے پاس ہوتے رہے ہیں، ہم نے اس پر باقاعدہ اعتراضات اٹھائے تھے، کمیٹی میں ڈسکشن ہوئی تھی، اس کے باوجود وہ انہوں نے سرے سے وہ جو احتساب کمیشن بنایا تھا وہ ختم کر دیا تھا، ہم نے اس وقت بھی ان کو منع کیا تھا۔ اس طرح جیسے عنایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ ایم ٹی آئی کے حوالے سے بھی ہم نے Suggestion دی تھی لیکن اس وقت نہیں مانی گئی تو اس حوالے سے کوئی امنڈ منٹس وہ لا رہے ہیں تو وہ آئیں اسمبلی میں، اس میں امنڈ منٹس جو بھی ڈالنا چاہتے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے وہ آ جائیں، پاس تو وہ ویسے بھی کر سکتے ہیں، ان کے پاس اکثریت ہے لیکن کم از کم ادھر سے کوئی اچھی Suggestion ان کو مل جائے گی، کوئی ڈسکشن اس پر ہو جائے گی کہ ہم نے آج جیسے اس میں یہ Changing کر رہے ہیں، پہلے ان کو ساری Suggestions دی گئیں، اس وقت حکومت کی طرف سے نہیں مانا گیا، تو آج بھی کوئی ان کو صحیح مشورہ دے سکتا ہے، صحیح رائے دے سکتا ہے، کم از کم وہ رائے تو ایوان میں آئے اور سنی جا سکے۔ دوسرا، مجھے یہ بتائیں کہ کمٹمنٹ کس نے کی تھی؟۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، بات یہ ہے لطف الرحمان صاحب! کہ اب وہ Consideration stage گزر گئی ہے اس بل کی، ابھی تو Passage stage پر ہم ہیں، ابھی اس پر امنڈ منٹ لائی نہیں جا سکتی اور وہ ایک پچھلی Stage تھی اور جو ابھی اس ہاؤس میں پاس ہوئی ہے، اب اس میں As per law ہم Reverse نہیں جا سکتے جی۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: اس پر رضامندی ہوئی ہے، میں نے کہا کہ وہ سوال کر لوں کہ ہم سے اس حوالے سے تو کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! امنڈ منٹس پر تیمور جھگڑا صاحب نے میرے ساتھ ڈسکس کیا ہے، مجھے خوشی بھی ہوئی جناب سپیکر! اگر آپ کو یاد ہو گا تو میں نے اور عنایت اللہ صاحب نے ہم سب جب پولیس ایکٹ لا رہے تھے، ہم نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ Constitution نے حکومت کو جو اختیار دیا ہے وہ اختیار حکومت کے پاس رہنا چاہیئے۔ اس طرح ایم ٹی آئی ایکٹ جب حکومت لا رہی تھی، پچھلی حکومت میں بھی ہم نے یہ گزارش کی تھی کہ جو اختیار حکومت کو حاصل ہے وہ حاصل رہنا چاہیئے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اگرچہ واقعی حکومت کو یہ احساس ہوا کہ جو اختیار حکومت کے پاس ہونا چاہیئے، جو اختیار چیف ایگزیکٹیو کے پاس ہونا چاہیئے وہ اختیار ہونا چاہیئے، بالکل ہم اس امنڈ منٹ کو سپورٹ بھی کرتے

ہیں، ایک بات سے اتفاق ضرور کرتے ہیں، مجھے منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی تھی، Pandemic کی وجہ سے بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کے حالات ماضی کے حالات سے قدرے مختلف ہیں، بالکل ان شاء اللہ Cooperate کریں گے لیجسلیشن میں، ہم سب کی ذمہ داری ہے، صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے، اپوزیشن کی ذمہ داری ہے، حالات کو دیکھتے ہوئے جتنا بھی ہو سکے وہ بریف دے سکیں، ان شاء اللہ ہم اس میں اپنا Input ضرور ڈالیں گے لیکن ساتھ ساتھ میں یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، وزیر قانون صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، جب ہمیں پولیس ایکٹ کو دیکھنا چاہیئے، جو اختیار ہمارے پاس ہونا چاہیئے، حکومت کے پاس وہ ظاہر ہے ہو، یعنی ہم کسی اور ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت سے اختیار تو نہیں دے رہے ہیں، پھر ایک ڈیپارٹمنٹ میں وزیر اعلیٰ یا حکومت اپنا اختیار کیوں آئی جی کو دے یا پولیس کو دے، میں یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو بھی Re-visit کر لیں تاکہ یہ لیجسلیشن جو ہے، یہ امنڈمنٹ جو ہے وہ آجائے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> سردار یوسف کے بعد آپ کریں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> اسی سلسلے میں ہے، اس وقت آپ بعد میں کر لیں گے، نہیں اکٹھے آپ جواب دے دیں گے نا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جھگڑا صاحب۔

<u>وزیر خزانہ:</u> بابک صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، For his kind comments, for his collaboration اور باقی اپوزیشن ممبرز کا، ان سے بات ہوئی تھی لیکن جیسے میں نے کہا تھا، Clearly میں دوبارہ سے کہہ دوں، It is important کہ یہ بل ہم پاس کریں گے لیکن It is not more important than the sanctity of this House. If the House and the Opposition want to propose amendments. Sir, we are more than prefer to listen to them، آپ اس کو بیشک۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی یہ Reverse نہیں ہو سکتا ہے، اس کی وہ Consideration stage گزر گئی ہے۔

وزیر خزانہ: جی۔

Mr. Speaker: We are in passage stage, so, we will have to pass or reject, no other way with us.

وزیر خزانہ: میری طرف سے یہ آفر آپ کو ہے۔

Mr. Speaker: Only on two ways, either pass or reject, otherwise there is no other way. Ji Sardar Muhammad Yousaf Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، میں بھی یہی بات کہہ رہا تھا کہ پہلے ہمیں پتہ نہیں ہے جس طرح ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ پارلیمانی لیڈر سے بات ہو جاتی ہے، ہم سے بات نہیں ہوتی، اگر ہم سے کوئی بات ہوتی تو ہم ضرور ان سے شیئر کرتے لیکن ابھی جس طرح وضاحت کر دی ہے، لاء منسٹر بھی آئے تھے، انہوں نے بھی بات کی کیونکہ یہ Important issue ہے، ویسے گورنمنٹ کو یہ احساس ہو گیا کہ پہلے جو بل پاس ہوا تھا اس میں غلطی ہوئی، اس میں کوتاہی ہوئی، اس وجہ سے اس کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پہلے اپوزیشن نے جو امنڈمنٹ دی تھی، یہ تو میرا خیال ہے اس کے حق میں تھی، اس وجہ سے تو میرا خیال ہے، اس طرح ہم اس کو سپورٹ کریں گے کیونکہ اب وضاحت ہو چکی ہے۔ اس میں جو متعلقہ منسٹر ہے انہوں نے بھی اس بات سے اتفاق کیا، اس پر ڈسکشن کی جائے، انہیں اعتراض نہیں ہے لیکن اگر رولز کے تحت اب ڈسکشن نہیں ہو سکتی، میرا خیال ہے Coved-19 کی وجہ سے یہ Urgent ایک Matter ہے، اس کو بھی ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ اصل میں ساڑھے تین بجے تک ہم Waite کرتے رہے، منسٹر صاحبان کا پارلیمانی لیڈرز کا، لیکن صرف ایک بابک صاحب اس دوران ہمیں میسر آئے تھے، شاید یہ ان کے پاس چلے گئے، شاید اس طرح کی بات تھی، Any how, we will move جی نعیمہ کشور صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بالکل میں آپ سے Agree کرتی ہوں، اب وہ سٹیج نہیں کہ ہم امنڈمنٹس دے سکیں لیکن میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آئندہ اگر ایمرجنسی نہ ہو، ٹھیک ہے کچھ حالات ایسے بن جاتے کہ گورنمنٹ کو کرنی پڑتی ہے، اگر ایمرجنسی نہ ہو تو یہ پریکٹس نہ دہرائی جائے، ممبران کو موقع دیا جائے، ٹھیک ہے اگر آپ نے اپنے گورنمنٹ کے ممبران کو نہیں دینا، نہ دیں، لیکن ہمارا حق ہے، ہمیں موقع دینا، دو کلیئر ڈے کا موقع ہمیں ملنا چاہیئے۔ دوسری ایک ریکویسٹ ہے، اگر ہماری کمیٹیاں فعال ہو جائیں تو اس میں یہ بل ڈسکس ہو جائے، میرے خیال میں ہاؤس میں یہ سیچویشن

نہیں بنے گی، میرے خیال میں ہمیں اپنی کمیٹیوں کو فعال کر کے یہ سارے بلز ادھر ڈسکس کرنے چاہئیں، میرے خیال میں پھر ادھر ان چیزوں کی زیادہ ضرورت نہیں پڑی گی، زیادہ لڑنا جھگڑنا یا زیادہ امنڈمنٹس کو توجہ دیں، کمیٹیوں کو فعال کریں، یہ ساری جو لیجسلیشن ہے ہم اگر ادھر سے کریں، میرے خیال میں بہت سارے ہمارے مسائل حل بھی ہو جائیں گے اور یہ ماحول بھی زیادہ بہتر ہو جائے گا، ہمیں یہ بہانہ نہیں کرنا پڑے گا کہ پارلیمانی لیڈر سے یہ ڈسکس ہوئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، The motion before the House is، جی مجھ سے کوئی بات کر رہا ہے یا اس بل پر بات کرتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کو پاس کرنے کے بعد پھر بات کرتے ہیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر چاہتی ہیں نا، میں آپ کو دے دوں گا۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say’ No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ’Ayes’ have it, the Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مجریہ 2019 کو واپس کرنے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا (فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی)

Mr. Speaker: Item No. 11: Honourable Minister for Health, to please move for leave the House to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and Halal Food Authority (Amendment) Bill, 2019, under sub-rule 1 of rule 107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988. Honourable Minister for Health.

Minister For Health: Mr. Speaker! I request to move a motion to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and Halal Food Authority (Amendment) Bill, 2019, under sub-rule 1 of rule 107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and

Halal Food Authority (Amendment) Bill, 2019? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted and the Bill is withdrawn.

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا وبائی کنٹرول اور فوری امداد مجریہ 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12: The Minister for Law, to please lay the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Ordinance, 2020, in the House.

Minster For Law: Thank you Mr. Speaker, I wish to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Epidemic Control and Emergency Relief Ordinance, 2020, in the House.

Mr. Speaker: Its stands laid.

پالیسی اصول پر عمل درآمد کی رپورٹ برائے سال 2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please lay the report on the Observance and Implementation of the Principles of Policy for the year 2018, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker! I wish to lay the report on the Observance and Implementation of Principle of the Policy for the year 2018, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

(تالیاں)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: میر کلام صاحب! آپ ریزولیوشن موو کریں گے، پہلے آپ رولز کو سسپینڈ کرائیں گے۔

Mir Kalam Khan: Tkanks. Janab Speaker, motion for suspension; rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution on this august forum.

Mr. Speaker: Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and to allow the Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قرار دادیں

Mr. Speaker: Mir Kalam Khan, MPA, to please move his resolution, in the House.

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر! میں آپ کا اور پورے ایوان کا انتہائی مشکور ہوں کہ میری اس بات کو سب ایوان نے اہم سمجھا اور آپ نے اضافی ٹائم دیا۔ جناب سپیکر! چونکہ قبائلی اضلاع تا حال موبائل سروس اور انٹرنیٹ کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ دہشت گردی کی وجہ سے متاثرہ شمالی وزیرستان اور باقی قبائلی اضلاع دوسری بنیادی سہولیات اور ضروریات بھی دستیاب نہیں ہیں جو کہ ان کا بنیادی حق ہے۔ Coved-19 کی وجہ سے پورے ملک میں طلباء کے لئے آن لائن کلاسز جاری ہیں لیکن موبائل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ نہ ہونے وجہ سے باجوڑ سے لے کر جنوبی وزیرستان تک، یعنی پورے قبائلی علاقوں میں طلباء کلاسز لینے سے محروم ہیں، لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ قبائلی اضلاع کے کونے کونے میں موبائل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ کی سہولت ہنگامی بنیادوں پر فراہم کی جائے تاکہ وہاں کے عوام زندگی کی بنیادی ضرورت اور سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Inayat Sahib, please move his resolution.

جناب عنایت اللہ: میں تھوڑا سا آپ کے نوٹس میں لے آؤں، آپ کو تھوڑا سا Explain کروں تاکہ میں نے یہ ریزولیوشن بیرسٹر سلطان صاحب کے ساتھ ڈسکس کی ہوئی ہے، میں Explain کروں تاکہ ٹریژری بنچز، وہ گیلریز میں بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہو کہ پچھلی آپ کی صوبائی حکومت نے صوبے کے اندر تعلیمی اداروں کے اندر قرآن کا ترجمہ اور ناظرہ کو لازمی قرار دیا گیا تھا، اس کو بڑا Appreciate کیا گیا، تمام لوگوں نے Across the board appreciate کیا۔ اب پنجاب گورنمنٹ نے چودھری سرور کی Intervention پر یونیورسٹیز تک Extend کر دیا ہے۔ چونکہ پاکستان کے آئین کے اندر قرآن کو سپریم لاء ڈیکلر کیا گیا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کو سمجھا جائے، یہ

آج آپ نے پرنسپل آف پالیسی کی رپورٹ کو Lay کیا ہے، پرنسپل آف پالیسی کے اندر بھی یہ ہے کہ حکومت Enabling environment create کرے گی، لوگ قرآن کو عربی زبان کو اور پاکستان کی آئیڈیالوجی کو سمجھ سکیں، اس لئے میں نے یہ ریزولیوشن لائی ہے، رولز ویسے بھی سسپینڈ ہیں کہ اس کو کے پی کے اندر بھی، یہ ویسے بھی آپ کا ایجنڈا ہے، ادھر بھی آپ یونیورسٹیز تک اس کو Extend کریں، حکومت کے لاء منسٹر سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پیش کریں۔

جناب عنایت اللہ: جی، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و انضباط و طریقہ کار 1988 کے قاعدہ 123 کے تحت آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ بھر کی تمام جامعات میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا لازمی اہتمام کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، آپ اپنی سیٹ پر آجائیں۔

جناب عنایت اللہ: کیونکہ یہ عمل آئین پاکستان کی اصل روح کی عین مطابق ہے۔ جناب سپیکر صاحب! دستور پاکستان میں واضح طور پر درج ہے کہ ملک کا سرکاری نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا اور قرآن و سنت کو یہاں پر سپریم لاء کا درجہ حاصل ہوگا، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں، جامعات میں قرآن فہمی کا بھرپور اہتمام ہو اور اس مقصد کے لئے صوبہ بھر کی تمام جامعات میں قرآن کو قومی زبان اردو میں پڑھانے کا اہتمام لازمی کیا جائے تاکہ قرآنی تعلیمات سے بہتر انداز میں استفادہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، آپ کا بہت شکریہ، یہ میرے خیال میں ایک ایسی بات ہے، میں اگر Personally اپنی بات کرلوں تو میری اپنی بھی یہ رائے ہے کہ قرآن مجید چونکہ ہم مسلمان ہیں، ہم اسلام پر ایمان لائے ہیں، اپنی آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے ہیں، ایک ہمارے پاس قرآن ہے، ایک ہمارے پاس حدیث ہے، اگر ان دو چیزوں کو ہم سمجھ سکیں، میرے خیال میں ہماری ذاتی زندگی میں ایک بہت بڑا انقلاب آسکتا ہے۔ ہماری قومی زندگی اور ہماری معاشرتی زندگی کے اندر بھی ایک بہت زبردست تبدیلی اور انقلاب آسکتا ہے، میں چونکہ بہت، کبھی کبھار ایسے اچھے Topics floor of the House پر آجاتے ہیں، میں آپ کو اگر اس پچھلے رمضان کا بتا دوں سر، میں نے کوشش کی، میں نے

Translation کے ساتھ اور Commentary کے ساتھ قرآن مجید کو سٹڈی کیا، ابھی چونکہ پورا میں نہیں کر سکا، ابھی آخری پارہ اس میں رہتا ہے، تھوڑا دو تین Pages ابھی رہتے ہیں سر، بالکل انسان کا جو ایک View point ہے، وہ بالکل چینج ہو جاتا ہے، بلکہ مجھے یاد ہے، آپ نے ایک دفعہ مجھے سپیکر ہاؤس میں بلا کر کہا تھا کہ ہم آج جائیں گے شام کو ایک مسجد میں، وہاں پر درس سنیں گے۔ سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ضرور ہونا چاہیئے، قرآن مجید اور اس کی تلاوت میں ضرور ایک برکت ہے لیکن اس کو Translation کے ساتھ پڑھنا، اس کو سمجھنا اور پھر کوشش کرنا، میرے خیال میں اگر ہم روزانہ ایک پیج یا دو تین آیاتیں قرآن مجید کی پڑھ کر اس کی Translation صبح سویرے دیکھ کر اس میں سے ایک چیز Underline کر کے اسی دن اس کے اوپر عمل کرنا شروع کریں، میرے خیال میں بہت سے مسائل ختم ہو سکتے ہیں، آسان ہو سکتے ہیں۔ ویسے بھی پچھلے دور حکومت میں، آخری پوائنٹ میں بتا رہا ہوں، مجھے پتہ ہے، آخری پوائنٹ یہ ہے کہ پچھلا ہمارا پی ٹی آئی کا دور تھا، اس میں سکول کے لیول تک ہم نے اس کو لازمی کر دیا تھا، یہی مقصد تھا اس کے پیچھے کہ سکول کے لیول سے بچے قرآن مجید کے ساتھ ان کا لگاؤ، اس کو سمجھنے کی کوشش کریں، میرے خیال میں اگر یونیورسٹی لیول پر یہ آ جائے تو یہ اور بھی بہتر بات ہے تاکہ بحیثیت مسلمان ہم قرآن مجید کی تلاوت بھی کر سکیں، اس کے ساتھ اس کو ترجمے کے ساتھ دیکھ کر اس کو سمجھنا بھی شروع کریں۔ لودھی صاحب بیٹھے ہیں، وہ سر ہلا رہے ہیں، پچھلے دور میں آپ اور لودھی صاحب دونوں کے گھر، مطلب Neighbors تھے، اس دفعہ میں ان کے ساتھ Neighbor ہوں، جب میں مسجد نہیں جاتا، لودھی صاحب گیٹ کے پاس باہر آ جاتے ہیں، مجھے بلاتے ہیں کہ آپ کیوں مسجد نہیں آئے ہیں، میرے خیال میں سارے ممبرز یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہیں، اس کے اوپر ہم متفق ہیں، ایک اچھی چیز اگر ہاؤس میں آتی ہے، میرے خیال میں اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you. The resolution.

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے کیونکہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس ریزولیوشن کو تو پاس کر لیں نا، پھر اس کے بعد بات کر لیں، اس پر ڈیبیٹ نہ کریں نا، موؤر آ گئے، بات آ گئی، آگے اتنا میرے پاس یہ پوائنٹ آف آرڈر سارے جب ختم ہو جائیں، آج شگفتہ ملک صاحبہ! آپ نے بہت ٹائم لے چکی ہیں۔

The resolution, moved by the honorable Member, is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member,

may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Babar Saleem Swati Sahib, to please move his resolution.جی مائیک کھولیں، بابر سلیم سواتی صاحب کا۔

جناب بابر سلیم سواتی: یہ اسمبلی متفقہ طور پر صوبائی حکومت خیبر پختونخوا سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ حالیہ طوفانی بارشوں،ژالہ باری سے ضلع مانسہرہ کے بڑے حصے کو شدید نقصان پہنچا ہے، طوفانی بارشوں اور ژالہ باری سے ضلع مانسہرہ میں تمام فصلوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے، ان طوفانی اور تباہ کن بارشوں سے کئی مکانات، دکانات اور دیگر عمارات اور املاک کو کلی یا جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے، ضلعی انتظامیہ ان نقصانات کا تخمینہ لگانے میں مصروف عمل ہے جس کی تکمیل کے لئے خاصا وقت درکار ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسی قدرتی آفات میں متاثرہ علاقوں کو حکومتی امداد اور تعاون نقصانات کے ازالے کی بروقت فراہمی ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے، تاہم ماضی میں ایسے نقصانات کے ازالے کے لئے حکومتی امداد مہینوں اور بعض اوقات سالوں کے شدید اور طویل انتظار کے بعد جاکر عوام تک پہنچتی تھی۔ جناب عالی! ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تباہ کن بارشوں اور ژالہ باری کے جملہ نقصانات کے ازالے کے لئے صوبائی حکومت فوری طور پر تمام متاثرین کو فی الفور مناسب اور وافر نقصانات کے ازالے کے لئے حکومتی واجبات میں چھوٹ دینے کے ساتھ ساتھ مناسب مالی معاونت کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنائے، شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the Hhouse that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے، آج اگر وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، سردار صاحب، میں دیکھ لوں، ریزولیوشن ختم ہونے دیں تو پھر اس طرف پوائنٹ آف آرڈر پر۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب، میری بات پھر رہ جاتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ابھی، رولز سسپینڈ ہوئے ہیں نا، ایک عائشہ بانو کی ریزولیوشن رہتی ہے، اس کے بعد آپ فلور لے لیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار یوسف صاحب کا مائیک کھولیں، جی سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر! جو ریزولیوشن ابھی بابر سلیم صاحب نے پیش کی ہے، واقعی میں اس کو سیکنڈ کرتا ہوں اور پاس بھی ہو گئی، میں مشکور ہوں، اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہتا تھا، میں نے بھی ریزولیوشن جمع کرائی تھی اسی حوالے سے اور پچھلے سیشن میں وہ تو Lapse ہو گئی، دوبارہ اس کو بھیجا تھا، پتہ نہیں کہ وہ کس وجہ سے نہیں آ سکی، اس میں تھوڑی ڈیٹیل وغیرہ بھی تھی، جہاں جن فصلات کو نقصان پہنچا تو وہ اس میں شامل تھیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس وجہ سے نہیں آ سکی؟

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: سر، میں نے جو ریزولیوشن بھیجی تھی، اس کا پتہ نہیں کہ وہ کیوں نہیں آ سکی؟ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا۔

جنب سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: یہ ریزولیوشن جو ہم جمع کرتے رہے، میں دو تین سیشن میں جمع کرتا رہا اور وہ کس وجہ سے نہیں آ سکی ہیں؟ میں یہ معلومات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، اس کی مجھے رپورٹ دیں، سردار صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بھی ریزولیوشن جمع کروائی تھی اسی موضوع پر اور میری کیوں نہیں آئی؟ Aisha Bano,.to please move her resolution.

محترمہ عائشہ بانو: تھینک یو ویری مچ، بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے جس میں ہمارے ممبران، محمود جان صاحب، ڈپٹی سپیکر، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، محمد عارف صاحب، آسیہ صالح خٹک، ساجدہ حنیف صاحبہ، ان سب نے سائن کئے ہے۔

ہر گاہ کہ ملک بھر میں اور خاص کر صوبہ خیبر پختونخوا میں چھاتی کا سرطان خواتین میں اموات کی بنیادی وجہ بن چکا ہے، اگر حکومت کی جانب سے بروقت عملی کردار ادا کیا جائے تو تمام قسم کے سرطان میں سے چھاتی کے سرطان کے بچاؤ کے لئے جانچ اور باآسانی علاج ممکن ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں ایک مثالی برسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے

ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، موجودہ حکومت اس کمیٹی کی بھرپور مدد کرے، کمیٹی وقتاً فوقتاً اسمبلی کو اپنی پیش قدمی سے آگاہ کرے گی، نیز چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کے لئے میمو گرافی کی سہولت کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک دو پوائنٹس میں آپ کا وقت لوں گی۔ جتنی بھی کینسر کی اموات ہوتی ہیں ان میں سے Forty percent خواتین کی اموات جو ہیں وہ بریسٹ کینسر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ Currently ایک سال میں تقریباً چالیس ہزار تک اموات خواتین کی صرف اور صرف بریسٹ کینسر کی وجہ ہوئی ہیں، ہر سال پندرہ ہزار کیسز رجسٹرڈ ہوتے ہیں پاکستان میں، خاص طور پر ایشیاء میں سب سے Highest rate پر اور Ratio پر ہے جس میں سب سے زیادہ بریسٹ کینسر کا خطرہ ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

<u>سید اقبال میاں</u>: جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے جی، مجھے اس پر بات کرنے کے لئے ایک منٹ دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو اسمبلی سکرٹریٹ Examine کرے۔

<u>سید اقبال میاں</u>: جناب سپیکر! دیکھیں، یہ بہت سنگین معاملہ ہے، اس لئے مجھے وقت دیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Examine کریں، اگر لانے کے قابل ہوا تو لے آئیں گے، سید اقبال میاں صاحب کو فلور دیں، جی ان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد آپ لے لیں۔

<u>سید اقبال میاں</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک Important issue ہے، ڈسٹرکٹ کرم میں وہاں پر پچھلے ایک مہینے میں تین دفعہ قبائل کے بیچ میں زمین کے تنازعات پر جھڑپیں ہوئیں، آخری جو جھڑپ ہوئی وہ 28 جون کو ہوئی جس میں دس لوگ جان گنوا بیٹھے، تیس سے زیادہ Bullet injuries تھیں، تیس افراد Bullet injuries سے زخمی ہوئے اور دس افراد جان بحق ہوئے۔ اسی طرح 16 جون

کو ایک آدمی جان گنوا بیٹھا، ایک زخمی ہوا، اس سے پہلے تین جون کو ایک اس میں جان گنوا بیٹھا اور تین زخمی ہوئے۔ سر، ڈسٹرکٹ کرم میں ہمارے پاس ریونیو ریکارڈ ہے، باقی جو ضم اضلاع ہیں اس طرح نہیں ہیں، ہمارے پاس یہ شروع سے ریوینو ریکارڈ موجود ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر ایڈمنسٹریشن جو حل طلب مسئلے ہیں، اس پر توجہ نہیں دیتی ہے۔ یہ مسئلے جو ہیں، اس طرح کے مسئلے مسائل سامنے آجاتے ہیں جہاں پر لوگوں کا خون بہتا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر ہماری حکومت میں، دیکھیں، پچھلی حکومتوں میں جھگڑے ہوتے رہے، اس طرح کے مسئلے مسائل بنتے رہے، ہماری حکومت میں مختلف ہونا چاہیئے، ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ جہاں پر اتنے بڑے مسئلے مسائل ہیں اس کے اوپر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ ہمارے ڈی پی او صاحب سپیشلی میں ان کا نام لینا چاہتا ہوں، اس میں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ ایکشن لیں، آپ سختی کریں لیکن وہ تب تک ایکشن نہیں لیتے جب تک فائرنگ شروع نہ ہو، لوگ ایک دوسرے کو گولیاں نہ ماریں، قتل و غارت نہ ہو، ابھی شروعات ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ پولیس فورس کے لئے علاقے میں Acceptability قائم ہو، لوگوں میں ٹرسٹ پیدا ہو، اگر ایسے افسران ہمارے پاس آئیں گے تو لوگ پولیس کی طرف کس نظریے سے دیکھیں گے، نئے اضلاع میں Acceptability کیسے بنے گی؟ سر، یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے، صوبائی حکومت ان چیزوں کو اگر Seriously نہیں لے گی تو ادھر بیگناہ لوگ مریں گے اور اس طرح افسران جو ہیں وہ اپنے Interest جو ہیں وہ پورے کرتے رہیں گے، خدمت نہیں کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پولیس ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اسمبلی کے اندر جمع کروائے، جو آنریبل ممبر نے بات کی ہے۔ ثمر بلور صاحبہ چلی گئی ہیں، میاں نثار گل صاحب۔

<u>سردار یوسف زمان:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار صاحب، میں آپ کو اس کے بعد دیتا ہوں۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر، کل آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی، صابر آباد گریڈ کے متعلق، میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کہا کہ آپ چیمبر میں آجائیں، آپ نے چیف پیسکو کو فون کیا، میں صبح دس بجے ان کے ساتھ ملا، ان کا بھی شکریہ کہ انہوں نے فوراً ایکشن لیا، پی ڈی کو فون کیا، اپنے ایس ای کو بھی فون کیا کہ جتنا جلد ہو اس گریڈ کو چالو کیا جائے۔ اس طرح اگر آپ ایکشن لیں گے، ہمارے پوائنٹ آف آرڈر پر ہم کرک کے عوام کی طرف سے اس ایوان میں آپ کا

شکریہ ادا کریں گے، ان شاء اللہ وتعالیٰ میرے خیال میں مسئلہ حل بھی ہو جائے گا۔ اگر کچھ بھی اس کے درمیان میں ہوا تو میں پھر بھی ریکویسٹ کروں گا کہ پھر آپ ایک کمیٹی بنادیں، ان کو بھی بلالیں، ہمیں بھی بلالیں کہ یہ مسئلہ جتنا جلد سے جلد حل ہو جائے۔ میں سپیشلی آپ کا اور چیف پیسکو کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے ایکشن لیا اور انہوں نے پورے بنوں ڈویژن کے سپرٹنڈنگ انجینئر اور اس کے پی ڈی کو، انہوں نے آج دو بجے سے احمد آباد گریڈ کا دورہ بھی کیا، میں پھر اپنے کرک کے عوام کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میاں صاحب، ان شاء اللہ جلد ہی آپ کا جو گریڈ ہے یہ ہو جائے گا، چلے گا ان شاء اللہ۔ جی، سردار یوسف صاحب۔

سردار یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، یہ ہمارے لئے چونکہ ہزارہ میں جو موٹروے بنا ہے، اسی طریقے سے پشاور سے لے کر مانسہرہ تک جب ہم موٹروے پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتے ہیں اور نواز شریف صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس حکومت میں یہ اتنا بڑا کام ہوا جس کی وجہ سے لوگوں کو اتنی بڑی سہولت ہوئی لیکن جس وقت ہم مانسہرہ پہنچتے ہیں، یہاں سے صرف دو گھنٹے لگتے ہیں وہاں ٹول پلازہ تک، لیکن وہاں سے آگے جو بائی پاس ہے، جو لنک روڈ ہے وہ نہ بننے کی وجہ سے وہاں تقریباً چھ کلو میٹر کا جو فاصلہ ہے، اس پر بعض اوقات ایک گھنٹے سے بھی زیادہ لگ جاتا ہے، اتنی زیادہ ٹریفک ہوتی ہے جس کی وجہ سے یعنی وہاں ابھی تک اس موٹروے کی وجہ سے جو شہریوں کو فائدہ ہونا چاہیئے تھا، لوگوں کو فائدہ ہونا چاہیئے تھا وہ فائدہ نہیں ہو سکا، اس ٹول پلازہ سے جو انٹرچینج سے آگے جو ذمہ داری صوبائی حکومت کی بنتی تھی، میرا خیال ہے صوبائی حکومت نے اپنے بجٹ میں Last year بھی پروویژن رکھی تھی لیکن اس پر کام نہیں ہوا، ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس وجہ سے اس کا ٹینڈر بھی نہیں ہوا؟ کام بھی نہیں ہوا، اس کے ساتھ مزید زیادتی یہ ہے کہ مانسہرہ سے آگے جو ٹنل ہے، جو شنکیاری سے آگے تھاکوٹ تک سی پیک کا جو حصہ ہے، ابھی تک وہ بند ہے، حالانکہ پچھلے دنوں کچھ Temporary طور پر اس کو کھولا تھا لیکن اس کے بعد اس کو بند کر دیا گیا ہے، اس طرح لگتا ہے جس طرح واقعی مقبوضہ کشمیر میں جگہ جگہ وہاں پر چیک پوسٹ لگا کر یہ پوچھا جاتا ہے شہریوں کو کہ آپ کہاں سے آئے ہیں، کدھر جانا ہے؟ پولیس بھی وہاں لگائی ہوئی ہے، اس کے ساتھ رینجرز بھی، وہاں پر ایف سی بھی لگی ہوئی ہے، یہ شہریوں کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ میرا یہ مطالبہ ہے اس ہاؤس کی وساطت سے کہ فیڈرل گورنمنٹ فوری طور پر اس پر ایکشن

لے، این ایچ اے کو بتایا جائے کہ یہ جو پابندی ہے اس کو ہٹایا جائے اور جو اس وقت جو شہر میں ٹریفک کا Burdens ہے، ابھی تو سیزن شروع ہوا لیکن Covid-19 کی وجہ سے لوگوں کو اجازت نہیں ہے لیکن اگر اس کے باوجود بھی اتنی مشکلات ہیں، اگر اس کے لئے وہ نہ کھولا گیا تو لوگوں کو بہت زیادہ مشکلات ہیں، اس لئے فوری طور پر یہ جو رکاوٹیں ہیں ہٹائی جائیں اور سی پیک کو جہاں تک مکمل ہے، عوام کی سہولت کے لئے لوگوں کی سہولت کے لئے اس کو کھولا جائے، مانسہرہ میں اس پر پابندی کو ختم کیا جائے۔ جناب سپیکر! دوسری بات جو کہ ابھی قرارداد میں بھی آ گئی ہے کہ پہلے پاس بھی ہو چکی ہے، ژالہ باری سے ہمارے جو تمباکوں کے ایریا Grower area بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اس وقت وہاں پر مجھ سے وہ لوگ ملے تھے، انہوں نے کہا کہ جتنا نقصان پہلے بھی ہو سکتا ہے، کوئی انہیں امید نہیں کہ فصل اچھی ہو گی۔ میرا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ان کو Compensate کیا جائے، اس ایریا میں جتنے بھی اگر تمباکوں ـــس ہے، جو رقم ہے، اس سے ان کو معاوضہ اور اس کے ساتھ ڈیویلپمنٹ کے لئے کام کیا جائے۔ جناب سپیکر! ایک میرا محکمہ جنگلات سے متعلق پوائنٹ ہے، محکمہ جنگلات میں جہاں صدیوں سے لوگ ان جنگلات میں چرا گاہوں میں آباد تھے، ملاکنڈ ڈویژن میں بھی ہے، ہزارہ ڈویژن میں بھی ہے، اب فوری طور پر چونکہ بلین ٹریز جو پراجیکٹ ہے، اس کے بعد جو پراجیکٹ نئے نام سے شروع کیا ہے، بہر حال اس حوالے سے ابھی تک یعنی ان لوگوں کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے جو کہ ذریعہ معاش ان کا مال مویشی پالنا اور اس حوالے سے میں نے قرارداد بھی جمع کی ہوئی تھی، اب ان لوگوں کو بند کر دیا ہے وہ کہاں جائینگے؟ تو یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کو Compensate کیا جائے، ان کی جو لائیو سٹاک ہے، ایک انڈسٹری ہے جو متاثر ہو رہی ہے، اتنی بڑی یعنی لائیو سٹاک سے جو Fourteen percent لوگ وہاں پر Nenety four percent لوگ جو متعلقہ وہاں پر فائدہ اٹھا رہے تھے، ان کا روزگار متاثر ہوا ہے، اس لئے محکمہ جنگلات کو یہ ہدایت کی جائے، Already لوگ جو صدیوں سے آباد ہیں، ان کو وہاں رہنے دیا جائے، جب تک متبادل انتظام نہیں ہوتا۔ تیسری بات اس ہاؤس سے ایک قرارداد پاس ہو جاتی ہے، ہم قرارداد پیش کرتے ہیں، پاس بھی ہو جاتی ہیں، Unanimous قرارداد جو پاس ہوتی ہے، اس پر فوری عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے، جب اس پر کوئی Objection نہیں ویسے ہی روٹین میں قرار دادیں پاس کرتی جائیں، بھیجتی جائیں، آگے کوئی عمل ہی نہ ہو تو ہماری کیا عزت ہے، اس ہاؤس کا اس ایوان کا کیا تقدس ہو گا؟ اس طریقے سے یہاں میری تقریباً چھ مہینے پہلے ایک قرارداد پاس ہوئی، اس ہاؤس

نے پاس کی اور وہ این ایچ اے کے حوالے سے تھی، مانسہرہ میں ایک ٹول پلازہ ہے، ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے درمیاں جو لگا ہے، اس کو لوگ نہیں چاہتے، وہاں پر پہلے Murder بھی ہوا ہے، اس کے بعد وہ بند بھی تھا لیکن پھر بھی بعض لوگوں کا انٹرسٹ تھا، انہوں نے اس کو عدالت کے ذریعے کوشش کی، ٹول پلازہ کو لگانے کے لئے این ایچ اے کو باقاعدہ قرار داد گئی، متفقہ قرار داد پر یہ ایکشن ہوا، اس کو نہیں لگانا چاہیئے لیکن پھر بھی دوبارہ انہوں نے لگا دیا، این ایچ اے سے اس قرار داد کی خلاف ورزی ہوئی ہے، اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں، میرا ہی نہیں بلکہ اس ہاؤس کا اور اب ظلم تو یہ ہے، تین ٹول پلازہ ہیں، ایک مانسہرہ میں جو قلندر آباد ہے، وہاں پر بھی وہ آگے مانسہرہ کو جاتا ہے، ٹول پلازہ موٹروے پر لگا ہے، ایک جو دوسرا ٹول پلازہ بیدرہ انٹرچینج پر وہاں پر بھی پیسے دیتے ہیں، تیسرا جو Within three Kilometer قلندر آباد سے آگے جو مانسہرہ میں لگایا ہے، تین کلومیٹر کے اندر اندر وہ ٹول پلازہ بھی لگایا ہوا ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ این ایچ اے پورے صوبے میں اس طریقے سے ٹول پلازہ نہیں لگا سکی لیکن وہاں انہوں نے لگایا ہوا ہے، ہم نے تو اس وجہ سے یہ قرار داد پاس کرائی تھی کہ یہ قانونی طریقے سے اور جو جائز طریقے سے اس کو بند کیا جائے لیکن وہ وہی چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ دہرایا جائے، جس طرح پہلے وہاں پر ایک انسپکٹر بھی شہید ہوا، اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شہید ہوئے، یہ لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے اس طرح کام ہوتے ہیں، جناب سپیکر! جو قرار داد پاس ہو کر گئی ہے، یہ اس اسمبلی نے اگر متفقہ پاس کی، اس پر عمل درآمد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت اس پر عمل درآمد کرائے تاکہ لوگوں کو بھی فائدہ ہو اور اس ہاؤس کی جو جتنی بھی یہاں کارروائی کی جاتی ہے، اس کا بھی خیال رکھا جائے، اس کو بھی آنر ملے، اسی وجہ سے ایک قرار داد ابھی میرے پاس پہنچی ہے، پتہ نہیں میں نے پوائنٹ آوٹ کیا تھا، میرے پاس یہ قرار داد آئی ہے، اگر اجازت ہو تو میں پیش کر دوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کر دیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ خیبر پختونخوا کے کم و بیش تمام اضلاع میں گوجری زبان بولی جاتی ہے، ہزارہ ڈویژن کی اکثریت گوجری زبان ہے، اس زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ سیرت النبی ﷺ پر کتب، سیرت النبی ﷺ پر کتب بھی تحریر ہیں، شاعری کی متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں، یہاں تک کہ ریڈیو پاکستان، پی ٹی وی، آزاد کشمیر کے ٹی وی چینل سے پروگرام اور خبریں نشر ہو رہی ہیں، اسی طریقے سے لیکن سکولوں کے نصاب میں جس طرح مقامی زبانوں کو شامل کیا گیا ہے اس زبان کو شامل

نہیں کیا گیا، لہذا میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پشتو اور ہندکو کی طرح گوجری اور سینہ زبان کو بھی سکولوں اور کالج کے نصاب میں شامل کیا جائے کیونکہ مقامی زبانوں کی ایک اہمیت ہے، یہاں پر سکولوں اور کالجوں میں خاص طور پر جو مقامی زبان ہے وہ پڑھائی جاتی ہے، ہندکو بھی بڑی زبان ہے، پشتو بھی ہے، اس کے ساتھ یہ زبان جو ملاکنڈ ہزارہ ڈویژن کے متعدد علاقوں میں بولی بھی جاتی ہے اور سینہ زبان اس کے ساتھ وہ بھی بولی جاتی ہے، اس لئے مقامی زبانوں کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ان دونوں کو بھی نصاب میں شامل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. The sitting is adjourned till Friday, 03: pm, 10th July, 2020.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 10 جولائی 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)